REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
REGD. NO. P/GDP. 3

جلد ۳۰
شمارہ ۳۴

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر: خورشید احمد انور
نائب: جاوید اقبال اختر

شرح چندہ
سالانہ ۲۰ روپے
ششماہی ۱۰ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۸۰ روپے
فی پرچہ 40 پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN. 143516

۱۹ شوال ۱۴۰۱ھ | ۲۰ ظہور ۱۳۶۰ ہش | ۲۰ اگست ۱۹۸۱ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۷ ظہور (اگست) سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ربوہ سے تشریف لانے والے مہمانوں کے ذریعہ مورخہ ۸ اگست کی تازہ اطلاع مظہر ہے کہ "حضور کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ"

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دُعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۱۷ ظہور (اگست)۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ و امیر مقامی مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ آج امرتسر تشریف لے گئے جہاں محترم صاحبزادہ صاحب اور محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ کے دانتوں میں تکلیف کے باعث ایک ایک ڈاڑھ نکالنا پڑی۔ محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ کو بائیں گھٹنے میں بدستور آرتھرائٹس کی تکلیف چلی آرہی ہے۔ احباب دردِ دل سے دعا فرماتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

○ مقامی طور پر جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

اُردو ترجمہ قرآن مجید کی ضبطی پر جماعت احمدیہ کی طرف سے احتجاج

مرکزی وفد کی سفیر پاکستان مقیم نئی دہلی سے ملاقات

رپورٹ مُرسلہ نظارت علیا قادیان

جماعت احمدیہ کا ایک مرکزی وفد جو مکرم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز ناظر بیت المال، مکرم مولوی بشیر احمد صاحب امینی اور مکرم مولوی بشیر احمد صاحب دہلوی پر مشتمل تھا۔ نے سفیر پاکستان مقیم نئی دہلی جناب عبد الستار صاحب سے مورخہ ۱۱ اگست کو بوقت گیارہ بجے صبح ملاقات کی اور حکومت پنجاب پاکستان کی طرف سے اُردو ترجمہ قرآن مجید کی اشاعت پر عائد کردہ پابندی پر پُر زور احتجاج کیا اور جماعت کی طرف سے میمورنڈم پیش کیا گیا جس میں اس غیر منصفانہ فیصلہ کو منسوخ قرار دینے کی درخواست کی گئی ہے۔

وفد کی طرف سے اس موقعہ پر سفیر صاحب موصوف پر وضاحت کی گئی کہ جماعت احمدیہ کی طرف سے شائع کردہ ترجمہ قرآن مجید جو آج سے سولہ سال قبل حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی طرف سے کیا گیا تھا وہ تمام دنیا میں شہرت حاصل کر چکا ہے۔ عربی لغت اور محاورہ کے مطابق ہے۔ اس میں عصمتِ انبیاء کو مدنظر رکھا گیا ہے اور کوئی امر اسلام کے اصولوں کے منافی نہیں ہے اور مولانا عبد الماجد صاحب دریابادی اور علامہ نیاز فتحپوری جیسے فہم و دانش رکھنے والے علماء نے ہمارے ترجمہ اور تفسیر قرآن کو سراہا ہے۔ اُن کے تبصرے کے اقتباسات جو اخبار صدق جدید اور ماہنامہ نگار کے عالیہ پرچے میں شائع شدہ تھے، کو سفیر صاحب موصوف نے بغور ملاحظہ فرمایا۔

وفد کی طرف سے بعض دیگر مفسرین کی طرف سے جو مضحکہ خیز اور عصمتِ انبیاء کو مجروح کرنے والی تفاسیر شائع شدہ ہیں اور جن کی اشاعت پر کبھی پابندی نہیں لگائی گئی کے حوالہ جات بھی پیش کئے گئے۔

یہ ملاقات جو قریباً ایک گھنٹہ تک جاری رہی محترم سفیر صاحب کی طرف سے بعض سوالات کے جواب میں جماعت کے متعلق مختلف قسم کی غلط فہمیوں کو دُور کرنے کی کوشش کی گئی۔ اور اُن کو بتایا گیا کہ اب تک جماعت احمدیہ باوجود اپنے محدود ذرائع کے مختلف ملکوں کی ایک درجن سے زائد زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم شائع کر چکی ہے اور قرآن مجید کے ہندی اور پنجابی زبان میں بھی تراجم کا کام ہو رہا ہے۔ جماعت احمدیہ اسلام کے متعلق غیروں کی طرف سے پھیلائے ہوئے غلط اعتراضات کو دُور کرنے کے ایک SPADE WORK کا کام کر رہی ہے ——!!

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۱ پر)

ہفت روزہ بدر قادیان

ہر احمدی اپنے دِل کی گہرائیوں میں قادیان دارالامان سے گہری محبت وعقیدت کے جذبات رکھتا ہے اور ہمیشہ اس کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ وہ اپنے محبوب رُوحانی مرکز سے قریب اور اس کے حالات سے باخبر رہے۔ ہفت روزہ "بدر" سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دائمی رُوحانی مرکز سے شائع ہونے والا واحد تبلیغی، تعلیمی اور تربیتی ترجمان ہے۔ جو عرصہ قریباً تیس سال سے مرکزِ احمدیت اور افرادِ جماعت کے درمیان ایک مستقل اور مضبوط رابطہ کے فرائض انجام دے رہا ہے۔ اپنی اس مرکزی آواز کو زیادہ مفید، موثر اور مضبوط بنانے کے لیئے:-

☆ —— زیادہ سے زیادہ مستقل خریدار مہیا کر کے اس کی توسیع اشاعت میں حصہ لیجئے۔

☆ —— اپنی بیش قیمت علمی اور تحقیقی نگارشات اور قیمتی مشوروں سے اس کی افادیت میں اضافہ کیجئے ——!!

☆ —— اجتماعی اور انفرادی خوشیوں کے مواقع پر گراں قدر عطیات اور مفید مقصد مستقل نوعیت کے کاروباری اشتہارات کے ذریعہ اس کی مالی اعانت کیجئے —— اور ——

☆ —— زیر تبلیغ احباب اور اپنے حلقۂ اثر میں اس کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کیجئے ——!!

جلسہ سالانہ قادیان

۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۰ ہش / ۱۹۸۱ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا !!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ تعالیٰ ۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۰ ہش / ۱۹۸۱ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا۔ احباب اس عظیم رُوحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرمائیں۔ جو احباب جلسہ سالانہ ربوہ میں شمولیت کی خواہش رکھتے ہوں وہ جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کے بعد جلسہ سالانہ ربوہ میں تشریف لے جا سکتے ہیں۔ اور قادیان و ربوہ کے رُوحانی اجتماعوں سے مستفید ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ احباب کو توفیق عطا فرمائے اور زیادہ سے زیادہ احباب اس رُوحانی اجتماع میں شرکت فرما سکیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

ملک صلاح الدین ایم۔ اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ
بدر قادیان
مورخہ ۲۰ ظہور ۱۳۶۰ ہش

اسلام کے بارہ میں چند غلط فہمیوں کا ازالہ

اِن دنوں ہندوستان کے بعض علاقوں میں ہریجنوں کے اسلام مذہب قبول کر لینے کے بارہ میں مختلف اخبارات میں خبریں شائع ہو رہی ہیں۔ کہیں اس کو ہریجنوں کا صحیح فیصلہ سمجھا جا رہا ہے، تو کہیں اس کو لالچ کے تحت کئے جانے والا فیصلہ قرار دیا جا رہا ہے۔ کہیں یہ کہا جا رہا ہے کہ اِس مقصد کے لئے اسلامی دیشوں سے روپیہ آ رہا ہے تو کہیں اِسے اسلام اور عیسائیت کی اکٹھی سازش گردانا جا رہا ہے۔ چنانچہ آج کے اس نوٹ کے ذریعہ ہم اِسی سلسلہ میں دینِ اسلام کے بارہ میں پیدا کی گئی چند غلط فہمیوں کا ازالہ کرنا چاہتے ہیں۔ روزنامہ پرتاپ جالندھر کے ایڈیٹر شری ویریندر جی نے انہی خبروں سے متاثر ہو کر اپنے اخبار میں "شری بالمیکی سے لیکر حضرت محمد تک" عنوان کے تحت ایک سلسلۂ مضامین شروع کیا ہے چنانچہ موصوف اپنی پہلی اشاعت میں رقمطراز ہیں کہ:۔

"حضرت محمد ایک مختلف قسم کی سنسکرتی کے علمبردار تھے۔ اُنہوں نے ایک نئے مذہب کی بنیاد ہی نہ رکھی تھی ایک نئی تہذیب کی بنیاد بھی رکھی تھی۔ حضرت محمد نے اسلام کے رُوپ میں دُنیا کو کیا دیا اس کا اندازہ ہم اِس حالت میں لگا سکتے ہیں اگر اس زمانہ کی تاریخ کا مطالعہ کریں جب حضرت محمد کا جنم ہوا۔ اُس زمانہ کے عرب جنگلی تھے۔ ایک دوسرے کو لُوٹ مار کر کے اور قتل و غارت کے ذریعہ وہ زندگی بسر کرتے تھے۔ حضرت محمد نے انہیں ایک نئی تہذیب دی۔ ایک نیا مذہب دیا۔ وہ لوگ پڑھے لکھے نہ تھے اِس لیے حضرت محمد کو کہنا پڑا کہ قرآن شریف فرمانِ الٰہی ہے۔ اِس لئے اس کا منظور کرنا ہر ایک کے لئے ضروری ہے۔ اِس لئے اسلام بھی چل گیا اور آہستہ آہستہ یہ بھی دُنیا کے دُوسرے مذاہب میں سے ایک بن گیا۔ اسلام اور عیسائیت گزشتہ ۱۵ سو برسوں سے ان دونوں میں مقابلہ رہا ہے۔ اور دونوں کا پھیلاؤ تلوار کے زور پر ہوا ہے۔ اِس لیے عیسائیت نے یورپ اور دُوسرے مغربی دیشوں کو سنبھال لیا اسلام نے مشرقِ وسطیٰ میں اپنے جھنڈے گاڑ دئے۔"

آگے چل کر مضمون نگار لکھتا ہے کہ:۔

"میرا یہ سب کچھ لکھنے کا مقصد صرف یہ بتانا ہے کہ اسلام اور عیسائیت ان دونوں کی آپس کی پُرانی لڑائی ہے۔ اور وہ آج بھی ختم نہیں ہوئی لیکن آج دونوں نے مِل کر بھارت کے ویدک دھرم پر حملہ کر دیا ہے۔ اسلامی دیشوں سے اور مُسلم دیشوں سے بے اندازہ روپیہ آ رہا ہے۔ اور اس کے ذریعہ ہمارے دیش کے پسماندہ طبقہ کا ایمان خریدنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔"

(روزنامہ پرتاپ جالندھر مورخہ ۱۶ اگست ۱۹۸۱ء ایڈیٹوریل نوٹ)

ہمیں اِس سے غرض نہیں کہ ہریجنوں کے اسلام قبول کر لینے کے پیچھے کیا راز کارفرما ہے۔ یا اِس کے لئے روپیہ کہاں سے آ رہا ہے۔ ہم تو صرف مذہبی نقطۂ نظر سے اسلام پر ہونے والے چند اعتراضات کا رَدّ کرنا چاہتے ہیں۔

دینِ اسلام دینِ فطرت ہے۔ جس کی بنیاد خود اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب اور ہمارے آقا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ رکھی۔ اور ساتھ ہی قرآن مجید میں یہ فرما دیا کہ

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا۔

یعنی (اے محمدؐ!) آج تم پر تمہارا دین مکمل کر دیا گیا۔ اور اپنی نعمت میں نے تم پر پُوری کر دی اور تمہارے لئے اِسی اسلام مذہب کو مَیں نے پسند کیا۔ گویا اسلام ایک کامل دین ہے اس کی شریعت مکمل ہے اور یہ خدا تعالےٰ کی طرف سے جاری فرمودہ ہے۔

رہی یہ بات کہ یہ تلوار کے زور سے پھیلا ہے سراسر الزام ہے۔ مُسلمانوں نے اگر تلوار اُٹھائی تو صرف مدافعانہ طور پر۔ نہ کہ حملہ کرنے کی غرض سے۔ آپ بتائیں اگر کوئی آپ کے گھر پر حملہ کر دے تو کیا آپ خاموش بیٹھے رہیں گے۔ اور اپنی حفاظت اور دفاع نہیں کریں گے؟ یقیناً کریں گے تو پھر اسلام پر اعتراض کیوں؟ آپ پُوری تاریخ کا مطالعہ کر جائیں کوئی ایک بھی جنگ مسلمانوں کی ایسی نہیں ملے گی جس کے بارہ میں کہا جائے کہ وہ ظلم کرنے کی خاطر کی گئی تھی۔

اس کے علاوہ اسلام مذہبی آزادی دلانے والا مذہب ہے۔ اسلام میں مذہبی آزادی ہے۔ دین میں کسی قسم کا جبر نہیں۔ اور پھر دین کا معاملہ تو دِل کے ساتھ ہوتا ہے اور دل اللہ تعالےٰ کے قبضے میں ہیں۔ دِلوں کو پھیرنا صرف اُسی کا کام ہے۔ کِسی بھی فرد کو زبردستی اپنے مذہب میں کِس طرح لایا جا سکتا ہے!؟ اور زبردستی آیا ہوا انسان کتنی دیر رہ سکتا ہے۔ اور اُس مذہب کی خاطر کیا قُربانی پیش کر سکتا ہے؟ لیکن اس کے مقابلہ میں صحابہ رضوان اللہ علیہم کی زندگیاں اسلام کی خاطر قُربانیوں ہی قُربانیوں سے بھری پڑی ہیں۔ تلوار کے زور سے داخل کیا ہُوا انسان کسی صُورت میں بھی استقامت کا وہ اعلیٰ معیار پیش نہیں کر سکتا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متبعین نے پیش کیا!!

آج بھی اگر بعض جگہوں پر ہریجن اسلام قبول کر رہے ہیں تو وہ صرف اور صرف دینِ اسلام کی عظمت سے متاثر ہو کر کر رہے ہیں۔ اُن کو اُن کے آبائی مذہب میں وہ حیثیت و پیار میسّر نہیں جو دینِ اسلام ان کو مہیا کرتا ہے۔ پس وہ لوگ یقیناً اسلام کی پُر حکمت، عزت و ناموس کی حفاظت کرنے والی اور ایک انسان کو بحیثیت ایک انسان کے جینے کا حق دینے والی تعلیمات سے متاثر ہو کر اسلام قبول کر رہے ہیں۔ لیکن اگر ایسا نہیں اور اُن کا یہ اقدام کسی لالچ یا کسی اور بناء پر ہے تو اُن کا معاملہ اللہ تعالےٰ کے سپرد ہے۔ دینِ اسلام پر اس سے کوئی حرف نہیں آتا۔ جو عزت و وقار اُن کو اسلام دیتا ہے اگر یہ اُن کو اپنے پُرانے مذہب میں نہ ملے تو وہ یقیناً اسلام کی طرف راغب ہوں گے۔ اور اگر وہ اللہ تعالیٰ کا خوف مدِّ نظر رکھتے ہُوئے یہ قدم اُٹھا رہے ہیں تو اللہ تعالےٰ خود اُن کی مدد فرمائے گا۔ اور اُن کو استقامت عطا فرمائے گا۔ اُن علاقوں سے آنے والے لوگوں کا کہنا ہے کہ وہ لوگ اپنے اس فیصلہ سے بہت مطمئن نظر آتے ہیں۔ اور اسلام سے متعلق مزید معلومات حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ کسی وقت انہی کالموں کے تحت اسلام کی بعض وہ اہم خوبیاں بیان کریں گے جو کسی اور مذہب میں نہیں پائی جاتیں!!

(جاوید اقبال احمد)

صد مبارک امنِ عالم کا قیام

نتیجۂ فکر محترم عبد الرحیم صاحب راٹھور ربوہ زین قادیان

دوستو منظور ہو میرا سلام
آپ کو جمہوریت محبُوب ہے
نیک خصلت آپ ہیں اور محترم
خیر خواہ دانشورانِ قوم ہیں!
دین کے بارے میں سب آزاد ہیں
صد مبارک آپ کو اے دوستو!
گوردوارے مسجدیں آباد ہوں
ہندو مُسلم اور بھائی خالصہ
اصل میں خوشحال وہ اقوام ہیں!
کوئی مذہب بیر سکھلاتا نہیں!
ظلم کے حامی کہاں خوشحال ہیں؟
ہر دھرم میں پیار کی تعلیم ہے
چاہیئے ہے پیار ہر انسان سے
"باتیں" پیاری ہیں نانک جی کی بھی
ہند میں مولا نے بھیجے ہیں نبی
آشتی کا دے گئے اپدیش وہ
کتنے پیارے ہیں وطن کے رات دِن
خُون سے سینچیں گے ہم اِس باغ کو
قادیاں اپنا مقدّس شہر ہے
آ گئے موعود کُل اقوام کے

صد مبارک امنِ عالم کا قیام
جس کا ہے اقوام میں اونچا مقام
مُلک کی بہبود سے رکھتے ہیں کام
باوفا ہیں مُلک کے سارے عوام
منصفانہ ہے حکومت کا نظام
سیکولر جمہوریت کا اہتمام
مندروں کا بھی ہو بہتر انتظام
بھائی بھائی آپ سب ہیں والسلام
جن میں ہے انسانیت کا احترام
ہر کسی مسلک میں ہے نفرت حرام
کِس کو ہے مرغوب نفرت کا کلام
دین حق میں ہے محبت کا پیام
کاش کو گوارا ہو کہ ہر وہ لا الٰہ قائم
مجھ کو ہے محبوب گُرو نانک کا کلام
جن میں ہیں مشہور کرشنا اور رام
تا ابد زندہ رہے گا اُن کا نام
کتنے رنگیں ہیں یہاں کے صبح و شام
تا رہے اونچا جہاں میں اس کا نام
جس میں آئے ہیں زمانے کے امام
امنِ عالم کا لئے پیغامِ سلام

میرے آقا ہیں محبت کے سفیر!
مَیں ہُوں اُن کا ایک ادنیٰ سا غلام

خطبہ جمعہ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی رُو سے اللہ کے سوا ہمارا کوئی مطلوب و محبوب اور معبود و مطاع نہیں!

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہہ کر ہم اس بات پر ایمان لاتے ہیں کہ آنحضرتؐ ہی نوعِ انسان کے لئے کامل نمونہ ہیں

کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی نہایت لطیف اور پُر معارف تفسیر!

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۶ر تبوک ۱۳۵۳ ہش مطابق ۶ر ستمبر ۱۹۷۴ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

ہمارا کلمہ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

اپنے اندر بڑے عمیق اور وسیع معانی رکھتا ہے۔ اور سچ تو یہ ہے کہ خلقِ عالمین کا منبع اور سرچشمہ بھی یہی ہے۔ اس کے دو اجزاء ہیں۔ پہلا جزو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہے جس کے معانی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ بتا کر کہ محاورۂ عرب اور لغتِ عربی کو سامنے رکھیں تو اس کے جو معنی ہمیں معلوم ہوتے ہیں وہ چار ہیں۔ ایک یہ کہ سوائے اللہ کے اور کوئی انسان کا مطلوب نہیں۔ دوسرے یہ کہ بجز اللہ کے کوئی اور ہمارا محبوب نہیں۔ اور تیسرے یہ کہ اللہ کے سوا ہمارا کوئی اور معبود نہیں۔ اور چوتھے یہ کہ اللہ کے سوا ہمارا کوئی مطاع نہیں ہے۔

مطاع کے معنوں کو اگر ہم ذہن میں رکھیں تو دوسرا جزو سامنے آجاتا ہے۔ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ اگر انسان نے اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار بننا ہو اور اس کے لئے اس نے کوشش کرنی ہو تو فرمانِ الٰہی اس کو معلوم ہونا چاہیئے۔ اور جب ہم فرمان کو معلوم کرنے کی کوشش کریں تو فرمان لانے والے کا ہمیں پتہ لگتا ہے اور نوعِ انسانی کی زندگی کے آخر میں وہ کامل ہدایت لانے والا

خاتم الانبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

آیا تو فرمان لانے والے آج دنیا میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور فرمان کی حقیقت کو پہچاننے اور اس کے مطابق زندگی کو گذارنے کے لئے ضروری ہے کہ فرمان لانے والا اپنی اُمت کے لئے اُسوہ ہے۔ پس بطور رسول کے اور بطور اُسوہ کے محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا ضروری ہے تا اللہ تعالیٰ جو صرف وہی مطاع ہے۔ اُس کی فرمانبرداری صحیح معنوں میں ہو سکے۔ یہ اس وسیع مضمون کا خلاصہ ہے۔

جب ہم ان چار باتوں کی طرف دیکھتے ہیں جو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یعنے پہلے حصہ میں پائی جاتی ہیں تو ہمیں پتہ لگتا ہے کہ سوائے اللہ کے انسان کا کوئی مطلوب نہیں ہے۔ اُسی کو ہم نے طلب کرنا ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ معرفت حاصل ہو۔ ہم پہچانیں کہ اللہ کسے کہتے ہیں؟ کس ہستی کو اسلام نے اللہ کہا ہے؟ معرفتِ باری کا پایا جانا اور اس کی تلاش کرنا یہ مطلوب کے مفہوم میں پایا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے خود قرآنِ عظیم میں اپنا تعارف یوں کروایا ہے اور اپنی معرفت پیدا کرنے کے لئے ہمیں یہ کہا کہ اللہ وہ ذات ہے کہ جو

تمام صفاتِ حسنہ سے متصف

ہے اور جو تمام نقائص اور کمزوریوں سے منزہ ہے۔ کوئی کمزوری یا نقص اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب نہیں ہو سکتا۔ اور ہر وہ خوبی جو ایک فطرتِ صحیحہ کے نزدیک ایک کامل ہستی کے اندر پائی جانی متصور ہو سکتی ہے وہ اللہ تعالیٰ میں پائی جاتی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی صحیح معرفت ہے اور معرفت کے نتیجہ میں محبت پیدا ہوتی ہے۔ جب تک انسان کسی کے حُسن و احسان سے واقف نہ ہو، اُس کا عرفان نہ رکھے اُس وقت تک محبت پیدا ہی نہیں ہو سکتی۔ مجازی محبت پیدا نہیں ہو سکتی تو جو حقیقی ہے وہ کیسے پیدا ہو سکتی ہے؟

پس محبت کے لئے معرفت کا پایا جانا ضروری ہے اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہمیں بتاتا ہے کہ انسان کا مطلوب، سوائے اللہ تعالیٰ کی ہستی کے اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ اس واسطے انسان کے لئے فرض ہے کہ وہ

خدا تعالےٰ کی ہستی کا عرفان

رکھے، اس کی معرفت حاصل کرے۔ اُس کو جانے پہچانے۔ علم رکھے کہ وہ ہے کیا (کن صفات کی مالک وہ ہستی ہے) اور جب ہم قرآن کریم پر غور کرتے ہیں تو ہمارے سامنے اللہ کی عظمت، اس کا جلال، اُس کی کبریائی، اُس کا حُسن، اور اس کا احسان آتا ہے وہ عظیم ہستی ہے۔ جب انسان کے دماغ میں اُس کا صحیح تصور آئے تو انسان کی روح تڑپ اُٹھتی ہے۔ محبت کا ایک سمندر اس کے اندر موجزن ہوتا ہے۔

اور دوسری بات لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ میں یہ ہے جو معرفت کے بعد پیدا ہوتی ہے کہ سوائے اللہ کے ہمارا محبوب کوئی نہیں۔ محبت دو باتوں کا تقاضا کرتی ہے۔ ایک تقاضا ہے محبت کا اس خوف کا پیدا ہوجانا کہ ہمارا محبوب ہم سے کہیں ناراض نہ ہوجائے۔ اس کو اسلام کی زبان میں خشیت اللہ کہتے ہیں۔ خشیت وہ خوف نہیں جو ایک خونخوار درندے کو دیکھ کر انسان کے دل میں پیدا ہوتا ہے۔ خشیت وہ جذبہ ہے جو اللہ، اُس عظیم ہستی کے جلال کو دیکھ کر اور اس کے حُسن کا گرویدہ ہو کر اور اس کے احسان تلے پس کر اس احساس کے ساتھ کہ اتنے احسانات ہیں کہ ہم اپنی زندگیوں میں اس کا شکر بھی ادا نہیں کرسکتے۔ یہ خوف پیدا ہوتا ہے کہ کہیں یہ عظیم اور صاحب جلال و اقتدار ہستی ہم سے ناراض نہ ہو جائے۔ اور اس کے نتیجہ میں ہم اس کی محبت کو کھو بیٹھیں اور اپنی اس کوشش میں کہ ہم اس کی رضا کو حاصل کریں ناکام ہو جائیں۔ یہ ہے خشیت جو اللہ تعالےٰ کی پیدا ہوتی ہے۔ اور اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں فرمایا کہ میری معرفت کے حصول کے بعد جب تم محبت کے میدانوں میں داخل ہوگے

فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِيْ

اُس وقت یہ یاد رکھنا کہ صرف میری ہی ذات وہ صاحب جلال ذات ہے کہ جس کے متعلق جذبۂ خشیت انسان کے دل میں پیدا ہونا چاہیئے۔ کسی اور ہستی میں نہ وہ جلال ہے نہ وہ عظمت ہے نہ اس کا وہ حُسن نہ اُس کا وہ احسان کہ انسان کے دل میں اس کے لئے خشیت پیدا ہو۔ ایک جابر اور ظالم بادشاہ کے لئے دل میں خوف پیدا ہوتا ہے خشیت نہیں پیدا ہوتی۔ یعنی دل میں یہ جذبہ پیدا

ہوتا ہے کہ کہیں اُس کے ظلم کا نشانہ ہم نہ بن جائیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ تو ظالم اور جابر نہیں۔ وہ تو رحیم اور رحمٰن ہے۔ ہم کچھ بھی نہیں کرتے تب بھی وہ ہمیں اپنی عطا سے نوازتا ہے۔ وہ رحمان ہے اور جب ہم اُس کے حضور کچھ پیش کرتے ہیں تو وہ کمال رحیمیت کی وجہ سے نہ ہمارے کسی حق کے نتیجہ میں ہمارے اعمال کو قبول کرتا اور بہتر جزا ہمیں دیتا ہے اور انسان کے دل میں یہ خوف پیدا ہوتا ہے کہ اُس کے کسی گناہ کے نتیجہ میں اُس کی کسی کمزوری کی وجہ سے وہ عظیم حُسن واحسان کا مالک ہم سے ناراض نہ ہو جائے۔ اور اُس کی محبت اور اس کی رضا سے ہم محروم نہ ہو جائیں۔ پس

محبّت کا ایک پہلو

تو خشیت کا ہے یعنی ہر وقت انسان لرزاں و ترساں رہے۔ کہ کسی گناہ اور کمزوری کے نتیجہ میں کہیں ہمارا ربّ کریم ہم سے ناراض نہ ہو جائے۔ اور محبت کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ انسان پُورے عزم کے ساتھ اُن اعمال کے بجالانے کی کوشش کرتا رہے کہ جن کے متعلق قرآن کریم نے کہا ہے کہ اُن کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کے پیار اور رضا کو تم حاصل کر سکتے ہو۔ یہ دُوسرا پہلو ہے۔ ایک یہ کہ اس کی ناراضگی کہیں مول لینے والے نہ بن جائیں۔ اور دوسرے یہ کہ اُس کی رضا اور اس کی محبّت کو حاصل کرنے والے ہم بنیں۔ ورنہ یکطرفہ اور ناقص محبّت جس کے نتیجہ میں محبوب کے دِل میں محبّ کی محبت پیدا نہیں ہوتی لایعنی چیز ہے۔ اور یہاں یہ سوال نہیں کہ جس سے انسان فطرتاً پیار کرتا ہے وہ اس سے پیار کرنے کے لئے تیار ہی نہیں۔ یہ نہیں، اُس نے تو اپنے پیار کے لئے انسان کو پیدا کیا۔ یہاں

سوال یہ ہے

کہ جو انسان سے پیار کرنا چاہتا ہے اور انسان جس کے پیار کو فطرتاً حاصل کرنے کا خواہش مند ہے کہیں وہی انسان اپنی کوتاہی یا غفلت یا گناہ یا اباء اور استکبار کے نتیجہ میں اپنے پیارے کو ناراض نہ کر لے اور اُس سے دُوری کے سامان نہ پیدا ہو جائیں۔ اور جو محبّت اس سے ملنی چاہیئے جس کا اُس نے وعدہ کیا ہے جس کی اُس نے بشارت دی ہے۔ اُس سے ہم کہیں محروم نہ ہو جائیں۔ پس "سوائے اللہ کے اور کوئی معبود نہیں" کے یہ معنی ہیں کہ اللہ کے سوا کسی کے متعلق ہمارے دِل میں خشیت کا جذبہ نہ پیدا ہو۔ انسان جب خدا کا ہو جائے تو پھر دُنیا کی طاقتیں اُسے مرعوب نہیں کیا کرتیں۔ اور جو شخص یہ کہے کہ مَیں دُنیا کی طاقتوں سے مرعوب ہو گیا۔ دُوسرے لفظوں میں وہ یہ اعلان کر رہا ہے کہ میرا خدا کے ساتھ واسطہ کوئی نہیں۔ ورنہ آدمؑ سے لے کر معرفت حاصل کرنے والوں نے خدا تعالیٰ کے پیار کے سمندر اپنے دِلوں اور سینوں میں موجزن کئے اور سوائے

خُدا تعالےٰ کی خشیت

کے اَور کوئی خوف اور خشیت تھی ہی نہیں اُن کے دلوں میں۔ یہ جو خشیت اللہ ہے یہ غیر اللہ کے خوف کو مٹا دیتی ہے۔ اللہ سے یہ ڈر کہ کہیں وہ ناراض نہ ہو جائے اور وہ ہر دُوسرے کے خوف کو دِل سے نکال دیتا ہے۔ کیونکہ مثلاً ایک جابر بادشاہ کا یہ خوف ہو گا کہ کہیں ہم پر وہ ظلم نہ کرے۔ اور اس لئے خُدا سے مُنہ موڑ کر کوئی جاہل انسان اُس ظالم کے ظلم سے بچنے کے لئے اُس کو خوشامد کر سکتا ہے۔ مگر ایک مومن اور خدا کا عارف بندہ خوشامد نہیں کر سکتا۔ ہم احمدی یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے ایک محبوب، رُوحانی فرزند کی بیعت میں آکر ہم نے اللہ تعالےٰ کی معرفت اپنے اپنے دائرہ استعداد میں حاصل کی جس کا مطلب یہ ہے کہ

ہم یہ دعویٰ کرتے ہیں

اور اس کا اعلان کرتے ہیں کہ ہم پُورے اور کامل طور پر اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں، اور اللہ تعالےٰ کو پہچانتے ہیں۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کو سمجھتے اور اس کے مطابق اپنی زندگی کو گذارتے ہیں۔ (اسی سلسلہ کی کڑیاں ہیں جو مَیں آپ کو بتا رہا ہوں۔) ایک احمدی کا دِل ہے اُس کے اندر سوائے خدا کی خشیت کے اور کسی کی نہ خشیت (پیدا) ہو سکتی ہے کیونکہ اُس جیسا کوئی نہ حُسن رکھتا ہے نہ احسان کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔ اور نہ کسی اَور کا خوف پیدا ہو سکتا ہے۔ کیونکہ اُس کی عظمت اور اُس کے جلال کو دیکھنے کے بعد دُنیا کی بڑی سے بڑی طاقتیں خدا کے ایک عارف بندے کو کیڑے کی مانند نظر آتی ہیں اور

محبّت و رضائے الٰہی

کے لئے ہی تو یہ جماعت اور اس کے افراد اِس قدر قربانی دے رہے ہیں کہ انسانی عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ اور پھر یہ جماعت خدا تعالےٰ کے پیار کو بھی حاصل کرتی ہے ......

آپ سوچا کریں کہ کیوں آپ نے مہدی معہود کو قبول کیا؟ کوئی مقصد ہونا چاہیئے۔ ساری دُنیا کو چھوڑ کر اپنے عزیزوں تک کی گالیاں سُننے کے لئے تیار ہو گئے۔ اور آپ نے مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے ہاتھ میں ہاتھ دے دیا۔ پس ایک ہی چیز ہے کہ مہدی معہود کے ذریعہ ہم نے اللہ تعالیٰ کو پہچانا اور مہدی معہود کے ذریعہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حسین وعدہ ہمارے کانوں میں پڑا کہ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ کا منشاء یہ ہے اور اس کا منصوبہ یہ ہے کہ ساری دُنیا میں اسلام کو غالب کرے۔ ایک عام دنیوی عقل اس کو قبول نہیں کرتی عقلاً یہ انہونی بات ہے۔ یہ کیسے ہو جائے گا۔ دُنیا نے ایٹم بم بنا لئے۔ یہ کر لیا، وہ کر لیا، چاند پر کمند ڈال لی، دُوسرے ستاروں کی طرف اُس کی نگاہیں اُٹھی ہوئی ہیں اور تم یہ کہتے ہو کہ خدا نے یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ

اسلام تمام ادیان پر غالب آئے گا

سلف صالحین اور پہلے جو صُلحاء اور اولیاء اُمّت میں گزرے ہیں انہوں نے یہ لکھا ہے یہ زمانہ مہدی کا زمانہ ہے وہ زمانہ آگیا ہے۔ ہم نے مہدی کو پہچانا اور اس کو قبول کیا۔ ہم قربانی دیتے ہیں اللہ تعالیٰ کی محبّت کی خاطر، اُس کی خشیت کے باعث۔ وہ تو ہمیں یہ کہتا ہے کہ مَیں نے دُنیا میں اسلام کو غالب کرنا ہے۔ پھر بھی ہم سُستی دکھائیں اور اس کو ناراض کر لیں۔ اور وہ تو یہ کہتا ہے کہ مَیں نے اس زمانہ میں محمّد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا جھنڈا گھر گھر گاڑ دینا ہے اور تمہارے ذریعہ سے نا چیز ذرّوں کے ذریعہ سے اپنی قدرت کے جلوے دُنیا کو دِکھلانے کی خاطر۔ اور ہم یہ کہیں کہ اللہ تعالےٰ کی رضا کے حصول کی ہمیں ضرورت نہیں۔ ہم سُست ہو جائیں گے۔ غفلت کریں گے۔ لیکن احمدی تو یہ نہیں کہتے۔ ایک ایسی جماعت خدا تعالےٰ نے پیدا کر دی ہے کہ اُسے دُنیا پہچان ہی نہیں رہی کہ کس خمیر سے یہ بنی ہے۔ اور خمیر وہی ہے جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے فرمایا ہے کہ میری فطرت میں ناکامی کا خمیر نہیں ہے۔

ایک احمدی کی فطرت میں ناکامی کا خمیر نہیں

خدا نے کہا کہ مَیں دُنیا میں اسلام کو غالب کروں گا۔ اور ہم اپنی جانیں تو دے سکتے ہیں۔ مگر اس عقیدہ سے ہٹ نہیں سکتے کہ خدا تعالیٰ نے یہ کہا ہے اور یہ بات پُوری ہو کر رہے گی۔ یہ تو ہو کر رہے گی۔ اور احمدی اس حقیقت کو مانتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے وہ اُس کے احکام کی پابندی کرنے والا ہے۔

تیسری چیز لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ میں۔ اور تیسرے معنی اس کے یہ ہیں کہ سوائے اللہ کے میرا کوئی معبود نہیں۔ دُنیا میں عالمین میں کوئی ایسی ہستی نہیں جس کی صفات کا رنگ مَیں اپنے اُوپر چڑھاؤں۔ اور مَیں صرف اُس کا بندہ ہوں اور اس کی صفات میں مَیں رنگین ہونے کی کوشش کرتا ہوں۔ خدا تعالےٰ کی صفت جو ہے اس کے متعلق آیا ہے

رَحْمَتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ

اللہ تعالیٰ کو جو گالیاں دینے والے دہریہ ہیں خُدا تعالیٰ اُن کو بُھوکا نہیں مارتا۔ بلکہ قرآن کریم نے تو یہ کہا ہے کہ اِس دُنیا میں ہم اُن کو بڑے مال دے دیتے ہیں۔ کیونکہ جو رُوحانی اور دینی معاملات ہیں اُن کے فیصلے اور جزاء سزا کے احکام دُوسری دنیا میں جاری کئے جاتے ہیں۔ ویسے بعض حکمتوں کے مطابق یہاں بھی جاری کئے جاتے ہیں لیکن،

عام اصول یہ ہے کہ یہاں نہیں بلکہ وہاں فیصلے ہوں گے۔ لیکن جب ظلم آخری حد تک پہنچ جاتا ہے اور خدا کے بندوں پر انتہائی تکالیف نازل کی جاتی ہیں، اُس وقت خدا تعالیٰ اپنی قدرت اور مالکیت کے جلووں کی ایک جھلک، جو آخری فیصلہ ہے اُس کی جھلک اس دنیا میں بھی دکھا دیتا ہے۔ لیکن جب تک ظلم اس حد تک نہ پہنچے اُس کی یہی سنت ہے۔ قرآن کریم نے یہی بیان فرمایا ہے۔ ہماری انسانی تاریخ نے یہی ریکارڈ کیا اور یہی محفوظ رکھا۔ خدا تعالیٰ کی رحمت ہر دوسری چیز پر بسیط ہے۔ اور اس کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ پس جب ہم یہ کہتے ہیں کہ سوائے اس کے ہمارا کوئی معبود نہیں اور اس کی صفات اپنے اندر پیدا کریں گے۔

تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ کے حکم کے ماتحت

اس کا یہ مطلب ہے کہ جس طرح خدا تعالیٰ کی رحمت وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ ہے اس کے بندے کا بھی رحم کا سلوک وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ کے ماتحت ہونا چاہیئے۔ اور کسی پر غصہ یا کسی کو دُکھ پہنچانے کا خیال بھی ایک احمدی کے دماغ میں پیدا نہیں ہونا چاہیئے کجا یہ کہ اُس کا ہاتھ دُکھ پہنچانے لگے۔ دماغ کو بھی اس گندے خیال سے پاک رکھنا ایک احمدی کا فرض ہے۔ اس لئے کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے مفہوم کو ہم سمجھتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی معرفت ہمیں حاصل ہے۔ اور خدا تعالیٰ کا عبد بننا اس کے لئے اپنی اس دُنیاوی ظاہری زندگی سے گویا ہاتھ دھو بیٹھنا، فنا کے لبادہ کو اپنے اوپر اوڑھ لینا اور اسی کے رنگ میں رنگین ہونا اور نفسانی رنگوں اور جذبات کو مٹا ڈالنا۔ یہ ہو نہیں سکتا جب تک اللہ تعالیٰ کے احکام کی اطاعت نہ کی جائے۔ اس لئے دوسرے معنی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے جو ہمیں سمجھائے گئے ہیں وہ یہ ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی ہمارا مطاع نہیں۔ اُس کے احکام اس لئے

اوامر و نواہی پر عمل کرنا ہمارا فرض ہے

کیونکہ اس کے بغیر اللہ تعالیٰ کا رنگ ہم پر نہیں چڑھ سکتا۔ تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ۔ یہ لفظ ہمیں بتاتا ہے۔ اس سلسلہ میں میں بتا دیتا ہوں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کیا ہیں تو آپ نے کہا قرآن (خُلُقُہُ الْقُرْاٰن)۔ قرآن کریم کیا ہے؟ (یہ سب میں پوچھتا ہوں) یہ اوامر و نواہی یعنی احکام کا مجموعہ ہے۔ برکات کا مجموعہ اور احسان کا مجموعہ۔ پس حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ قرآن کریم سارے کا سارا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں آ گیا ہے۔ اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی ساری زندگی قرآنی اخلاق سے مزین اور خوبصورت ہوئی ہے۔ اور ہمارے لئے وہ اسوہ ہے۔ اس لئے دوسرے جزو کی ضرورت ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کی کامل اتباع بندے نے کرنی ہے اس کا پورا اور حقیقی فرمانبردار بننا ہو تو اس کے فرمان کا علم ہونا چاہیئے۔ فرمانبردار تبھی بنے گا کہ جو اُس کا حکم ہے اس کا پتہ ہو۔ اگر فرمانبردار ہم نے بننا ہے اور حقیقی فرمانبردار بننا ہے تو اس کے فرمان کا ہمیں علم ہونا چاہیئے۔ اور

ساری دُنیا کی طرف اللہ تعالیٰ کا فرمان لانے والے

حضرت خاتم الانبیاء محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں تو فرمان کے علم کے لئے فرمان لانے والے پر یقین ہونا چاہیئے کہ جو یہ کہہ رہا ہے کہ خدا تعالیٰ نے یہ احکام، یہ اوامر، یہ نواہی، یہ سبق اور زندگی کے مختلف شعبوں کے یہ اصول بیان کئے ہیں وہ سچا ہے۔ اس کے بغیر تو آپ فرمان پر ایمان نہیں لائیں گے اور نہ آپ اس کے بغیر اتباع کر سکتے ہیں۔ اور نہ خدا تعالیٰ کو اپنا مطاع بنا سکتے ہیں۔ پس لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ نے تقاضا کیا کہ اس عظیم اور جلیل القدر ہستی پر ہم ایمان لائیں جو خدا تعالیٰ کی کامل شریعت اور کامل ہدایت دُنیا کی طرف لانے والا تھا۔ یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ یہی کلمہ طیبہ کا دوسرا حصہ

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

ہے۔ اس میں دو ایمانوں کی طرف اشارہ ہے۔ کیونکہ محض انسان کو پوری طرح عمل کرنے کا اہل نہیں بناتا جب تک کوئی نمونہ سامنے نہ ہو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دو حیثیتیں ہیں اور دونوں بڑی پیاری حیثیتیں ہیں۔ دونوں ہمیں آپ کا عاشق بنانے والی ہیں۔ ایک یہ کہ آپ کامل ہدایت اور شریعت لے کر آئے۔ اور دوسرے یہ کہ ان احکام کی بجا آوری میں نوعِ انسانی کے لئے آپ ایک کامل نمونہ ہیں۔ آپ اسوہ حسنہ تھے۔ آپ جیسا اسوہ نہ پہلوں نے کبھی دیکھا۔ نہ بعد میں کوئی دیکھ سکتا ہے۔ پس

خالص اتباع کا کامل نمونہ

حضور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے دکھایا اور مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ یہ دونوں معنی ہمیں بتاتا ہے۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ نے تقاضا کیا کہ فرمان آئے گا جب کامل بندہ بننا ہے اور خدا تعالیٰ کے اخلاق کے رنگ میں رنگین ہونا ہے تو ہمیں یہ پتہ ہونا چاہیئے کہ خدا کیا چاہتا ہے۔ اس کا حکم کیا ہے۔ اس کا فرمان کیا ہے؟ اس واسطے فرمان لانے والے عظیم وجود پر ایمان لانا ضروری ہو گیا۔ اور فرمان لانے والے کے عظیم اسوۂ حسنہ پر ایمان اور اعتقاد اور یقین بھی ضروری ہو گیا۔ اس کے بغیر تو کوئی شخص اپنے محدود دائرہ استعداد کے اندر روحانی ترقی کر ہی نہیں سکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ نبوت اور صدیقیت اور دوسرے جو بزرگی کے القاب اور مقامات ہیں صرف وہ ہی نہیں بلکہ روحانیت کا ادنیٰ سے ادنیٰ درجہ بھی

حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے روحانی فیض کے بغیر

انسان حاصل نہیں کر سکتا۔ اور یہی ایک حقیقت ہے۔ اس واسطے ہر شخص کے لئے خواہ وہ عالم ہو یا جاہل، خواہ اس کی روحانی استعداد بڑی ہو یا چھوٹی محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہی وہ اسوہ ہیں جو اس کے دائرہ استعداد میں اس کی روحانیت کو ممکن کمال تک پہنچا سکے (ممکن کمال "میں نے دائرہ کی وجہ سے کہا ہے، اس اسوہ کے بغیر ایسا ممکن نہیں) پس میں نے بتایا ہے کہ یہ ہمارا عظیم کلمہ ہے جس کا ایک جزء لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور دوسرا جزء مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ہے۔ اور سوائے اللہ کے کوئی ہمارا مطلوب نہیں۔ اور اس طلب میں ("مطلوب" کا مطلب ہے جس کے لئے طلب ہو) ہم نے اس کی معرفت حاصل کی۔ اور اس معرفت کے نتیجہ میں ہمارے دل میں اللہ تعالیٰ کی خشیت پیدا ہوئی اور اس کی رضا کے حصول کی ایک

بہت بڑی تڑپ

بھی پیدا ہوئی۔ تاکہ اس کا پیار ہمیں حاصل ہو۔ صرف یکطرفہ ہمارا پیار نہ رہے۔ اس کا پیار بھی ہمیں حاصل ہو۔ اور اس کے پیار کے حصول کے لئے عَبْد بننا ضروری ہے۔ اس واسطے سوائے اس کے کوئی معبود نہیں۔ جب تک خدا تعالیٰ کے اخلاق اور اس کی صفات کے رنگ میں انسان رنگین نہ ہو خدا تعالیٰ کا پیار انسان حاصل ہی نہیں کر سکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک اور پہلو سے اس کو بیان کیا ہے۔ ایک اور طریق سے آپؑ نے فرمایا ہے کہ وہ پاک ہے۔ اور جب تک تم پاک نہیں ہو گے اس کی محبت کو پا نہیں سکتے۔ وہ تمام صفاتِ حسنہ سے متصف ہے۔ جب تک تم اور میں اس کے مطابق اخلاق اپنے اندر پیدا نہ کریں۔ اس کی جنت کو نہیں پا سکتے۔ وہ تمام کمزوریوں سے منزہ ہے۔ جب تک ہم استغفار کی چادر میں لپٹ کر اس کے فضل کے ساتھ اپنی بشری کمزوریوں کو چھپا نہ لیں۔ اُس وقت تک ہم اُس کے پیار کو حاصل نہیں کر سکتے۔ اور عَبْد بننے کے لئے اُس کے فرمان کے سمجھنے کی ضرورت ہے۔ بلکہ مجھے یہ کہنا چاہیئے کہ اُس کے فرمان کی موجودگی کی ضرورت ہے۔ اور وہ پاک وجود جو کامل شریعت اور ہدایت لایا اس پر ایمان کی ضرورت ہے۔ اور ان احکام کے مطابق ان اوامر و نواہی کے مطابق اپنی زندگیاں ڈھالنے کے لئے ایک بہترین

ایک اعلیٰ ترین نمونہ

کی ضرورت ہے جو ہمارے سامنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود میں رکھا گیا۔ پس یہ دُنیا جس میں دُنیا کے لوگ بستے ہیں ایک اور دُنیا ہے اور وہ دُنیا جس میں احمدی

بستے ہیں وہ ایک اور ہی دنیا ہے اور احمدیوں کا فرض ہے کہ اپنے نفسانی جذبات کو بالکل فنا کر دیں۔ اور کسی صورت میں کسی حال میں غصہ اور طیش میں نہ آئیں۔ اور نفس بے قابو ہو کر وہ جوش نہ دکھلائے جو خدا تعالیٰ کی ناراضگی مول لیتا ہے۔ بلکہ تواضع اور انکسار کی انتہا کو پہنچ جائیں۔ اور اپنی پیشانیاں ہمیشہ خدا تعالیٰ کے حضور زمین پر رکھے رہیں۔ عملاً اس

مادی زندگی میں

یہ ممکن نہیں۔ لیکن روحانی زندگی میں نہ صرف یہ کہ اس کا امکان ہے بلکہ ہزاروں لاکھوں ایسے لوگ پیدا ہوتے جن کی پیشانی خدا تعالیٰ کے حضور ہمیشہ زمین پر پڑی رہی اور پھر خدا تعالیٰ نے اپنی رحمتوں سے انہیں نوازا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جو تیرے عشاق بن جاتے ہیں تو ہر دو عالم ان کو دے دیتا ہے۔ (حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس ایک شعر کے دو مصرعوں میں لفظوں کی تبدیلی کر کے عجیب شان پیدا کی ہے) جو تیرے عاشق حقیقی بن جائیں تو ہر دو جہاں ان کو دے دیتا ہے۔ لیکن جو خود کو تیرے غلام سمجھتے ہیں وہ ان جہانوں کو لے کر کیا کریں۔ وہ تو تیرے در پر پڑے ہوئے ہیں۔ اور اسی میں خوش ہیں۔ ہم بھی اس کے در پر پڑے ہوئے اور اسی میں خوش ہیں۔ اور سوائے اس کے ہمارے دل میں کسی ہستی کی خشیت یا اس کی محبت کے حصول کا جذبہ پیدا نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ اپنے در پر ہی پڑا رہنے دے اور کبھی شیطانی وسوسہ ہمارے ماحول میں گھسنے نہ پائے۔ کرسب قدرتیں اسی کو ہیں"

(الفضل یکم اکتوبر ۱۹۷۴ء)

قسطِ اوّل

احتساب اور محتسب — تاریخ کی روشنی میں

از مکرم سید سجاد احمد صاحب ۷/۲۷ دار الرحمت مشرقی (ربوہ)

اسلام دین فطرت اور مکمل ضابطۂ حیات ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:-

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۔

(آل عمران رکوع ۱۱)

تم میں سے ایک جماعت ایسی ہونی چاہیئے جس کا کام یہ ہو کہ وہ لوگوں کو نیکی کی طرف بلائے۔ اور بدی سے روکے۔ اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر دین اسلام کا اصل الاصول اور رکن رکین ہے۔ اسے قائم اور مستحکم کرنے کے لئے انبیاء۔ مرسلین اور اللہ تعالیٰ کے نیک اور پاک بندے یہ مقدس فریضہ بجا لاتے رہے اور باوجود مخالفت۔ ایذا رسانی اور انتہائی صعب ناک حالات کے اس سے روگردانی نہ کی۔ اور یہ سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے جاری وساری ہے۔ حضرت رسول کریم محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم چونکہ جملہ انبیاء علیہم السلام کے جامع۔ افضل الانبیاء اور رحمۃ للعالمین تھے، اس لئے اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے اعلیٰ ترین مقام پر فائز فرمایا۔ اور مندرجہ بالا قرآنی ارشاد سے نوازا تاکہ امتِ محمدیہ میں یہ سلسلہ چلتا چلا جائے اور ہر دور میں ایک جماعت یا گروہ ایسا ضرور موجود ہو جو بھلائی اور نیکی کی لوگوں کو دعوت دیا کرے۔ نیک کاموں کی تلقین کیا کرے اور بدیوں اور برے کاموں سے روکا کرے تاکہ فلاح و کامیابی ہمیشہ ان کے شاملِ حال رہے۔ اور ایسی جماعت یا گروہ کا طرۂ امتیاز یہ ہو کہ وہ نہ صرف خود راسخون فی العلم ہوں بلکہ عباد الرحمٰن کی جملہ خصائص و فضائل سے متصف اور اعلیٰ درجہ کے تقویٰ شعار اور نمایاں رنگ میں ارکانِ دین اسلام پر عمل کرنے والے عابد و زاہد۔ ہمدردی خلقِ خدا سے مزین اور اللہ تعالیٰ کے مقرب ہوں۔ قرآن حکیم میں کئی جگہ ایسے دعوت الی الخیر دینے والے مقربانِ الٰہی کا ذکر موجود ہے۔ ایک جگہ فرمایا:-

اَلَّذِيْنَ يُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَيَخْشَوْنَهٗ وَلَا يَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ ۔

(احزاب رکوع ۱۵)

وہ لوگ جو اللہ کے پیغامات کو دوسروں تک پہنچاتے ہیں اور اللہ ہی سے ڈرتے ہیں اور اس کے سوا کسی اور سے نہیں ڈرتے۔

چنانچہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ساری زندگی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں گزری۔ ابتدائے نزولِ وحی ہی میں ارشادِ باری ہوتا ہے

قُمْ فَاَنْذِرْ

یعنی اٹھو اور لوگوں کو بیدار کرو۔

اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے قول و عمل کے ذریعہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا ایسا شاندار اور پائیدار نمونہ قائم فرمایا کہ اس کی مثال نہیں ملتی۔ اسوۂ حسنہ اور مکارمِ اخلاق میں آپؐ کا وجود یکتا تھا۔

اللہ تعالیٰ نے جہاں اپنے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت الی الخیر اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا ارشاد فرمایا ہے وہاں تمام مسلمانوں کا بھی یہی فرض قرار دیا۔ فرمایا:-

قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ ۔

(یوسف رکوع ۱۲)

ان لوگوں سے کہہ دو کہ یہی میرا طریق ہے۔ میں تو اللہ کی طرف بلاتا ہوں اور جنہوں نے سچے طور پر میری پیروی کی ہے۔ میں اور وہ سب بصیرت پر قائم ہیں۔

اور پھر امت کی اس خوبی کو اس کے لئے باعثِ فضیلت اور موجبِ خیر و برکت قرار دیا۔ جیسا کہ فرمایا:-

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ۔

(آل عمران رکوع ۱۲)

تم سب سے بہتر جماعت ہو۔ جسے لوگوں کے فائدہ کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ تم نیکی کی ہدایت کرتے ہو اور بدی سے روکتے ہو۔

پس ہر مسلمان کا فرض قرار دیا گیا ہے کہ وہ اپنے آقا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی سچے طور پر پیروی کرتے ہوئے اپنی استطاعت اور خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق کے مطابق اپنے حلقۂ اثر میں لوگوں کو صراطِ مستقیم کی ہدایت دے

نیکیوں کی تلقین کرے اور برائیوں سے روکے اور اپنے عمل سے اعلیٰ نمونہ قائم کرے اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کی طرح

بِاَيِّهِمُ اقْتَدَيْتُمْ اهْتَدَيْتُمْ

کا مصداق ہو۔

اسلام نہ صرف ہر مسلمان بلکہ سارے مسلمان معاشرے سے اس امر کی توقع رکھتا ہے کہ وہ

اُدْخُلُوْا فِى السِّلْمِ كَآفَّةً

پر عامل ہوں۔ ادھورے طور پر نہیں۔ بلکہ مکمل طور پر۔ ان کا ظاہر و باطن۔ قول و فعل اسلام کے عین مطابق ہو۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:-

"يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ مومن کی شان ہے۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے سے پہلے ضروری ہوتا ہے کہ انسان اپنی عملی حالت ثابت کر دکھائے کہ وہ اس قوت کو اپنے اندر رکھتا ہے۔ کیونکہ اس سے پیشتر کہ وہ دوسروں پر اپنا اثر ڈالے اس کو اپنی حالت اثر انداز بھی تو بنانی ضروری ہے۔ پس یاد رکھو کہ زبان کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے کبھی مت روکو اور موقع کی شناخت بھی ضروری ہے۔ اور انداز بیان ایسا ہونا چاہیئے جو نرم ہو اور سلاست اپنے اندر رکھتا ہو۔ اور ایسا ہی تقویٰ کے خلاف بھی زبان کا کھولنا سخت گناہ ہے۔"

(الحکم جلد ۱۱۔ ۲۴ مارچ ۱۹۰۱ء صفحہ ۱)

پھر فرمایا:-

"نیک آدمیوں کی یہی نشانی ہے کہ وہ ایسی نصیحت کسی دوسرے کو ہرگز نہیں دیتے جس کے آپ پابند نہ ہوں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ ۔

کیا تم لوگوں کو نیک باتوں کے لئے نصیحت کرتے ہو اور اپنے آپ کو بھلا دیتے ہو یعنی آپ ان نیک باتوں پر عمل نہیں کرتے۔"

(ست بچن صفحہ ۱۸)

درخواستِ دعا

مکرم محمد نسیم الحق صاحب اڑیسہ اعانتِ بدر میں مبلغ بیس روپے بھجواتے ہوئے مکرم عبدالستار صاحب کے لئے جن کا موٹر کا ایکسیڈنٹ ہوا ہے، اور چوٹیں آئی ہیں، دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

امیر جماعتِ احمدیہ قادیان

مزید فرمایا:

"جن کے اخلاق اچھے نہیں ہیں مجھے ان کے ایمان کا خطرہ ہے کیونکہ اس میں تکبر کی ایک جڑ ہے اگر خدا راضی نہ ہو تو گویا یہ برباد ہو گیا پس جب اس کی اپنی اخلاقی حالت ایسی ہے تو اس کو دوسروں کو کہنے کا کیا حق ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے أَتَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ أَنْفُسَكُمْ اس کا یہی مطلب ہے کہ اپنے نفس کو فراموش کر کے دوسرے کے عیوب کو نہ دیکھتا رہے بلکہ چاہیے کہ اپنے عیوب کو دیکھے"

(البدر جلد ۳ صفحہ ۱ مورخہ ۸ مارچ ۱۹۰۴ء)

"حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت قوم عرب کے تمدن اور اخلاق اور روحانیت کا کیا حال تھا۔ قمار بازی جنگ اور شراب نوشی اور زنا اور لوٹ مار غرض ہر ایک بدی موجود تھی کوئی نسبت اور تعلق خدا تعالیٰ کے ساتھ اور اخلاق فاضلہ کے ساتھ کسی کو حاصل نہ تھا ہر ایک فرعون بنا پھرتا تھا لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے سے جب اسلام میں داخل ہوئے تو الٰہی محبت الٰہی اور وحدت کی روح ان میں پیدا ہو گئی کہ ہر ایک خدا کی راہ میں مرنے کے لئے تیار ہو گیا انہوں نے بیعت کی حقیقت کو ظاہر کر دیا اور اپنے عمل سے اس کا نمونہ دکھا دیا۔"

(بدر جلد ۷ مورخہ ۱۷ اگست ۱۹۰۸ء صفحہ ۲)

اس قسم کے نیک پاک اور صالح عباد الرحمٰن کی پہچان اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں یہ بیان فرمائی ہے۔

الَّذِينَ إِنْ مَكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ وَأَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ وَلِلَّهِ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ

(الحج ۴۱)

یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم انہیں ملک میں با اختیار کر دیں تو یہ نمازیں قائم کریں زکوٰۃ دیں اور نیکیوں کا حکم دیں برے کاموں سے روکیں اور ہر کام کا انجام اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔

قرآن کریم کے علاوہ احادیث میں بھی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی تاکید کی گئی ہے۔ صحیح مسلم کتاب الایمان میں حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

من رأى منكم منكرا فليغيره بيده فان لم يستطع فبلسانه فان لم يستطع فبقلبه وذلك اضعف الايمان

(صحیح مسلم جلد ۱ صفحہ ۵۰ مطبوعہ مصر)

تم میں سے کوئی شخص اگر برائی دیکھے تو اسے چاہیے کہ اپنے زور بازو سے روکے لیکن اگر اس میں اس بات کی طاقت نہیں ہے تو اسے چاہیے کہ وہ زبان سے اس برائی کو روکے لیکن اگر اسے اس بات کی بھی طاقت نہیں ہے تو پھر اپنے دل میں اس برائی کو برائی جانے لیکن یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔

احیاء علوم الدین میں امام غزالیؒ نے حضرت ابوالدرداء سے نقل کیا ہے

لتأمرون بالمعروف ولتنهون عن المنكر و ليسلطن الله عليكم سلطانا ظالما لا يجل كبيركم ولا يرحم صغيركم ويدعو عليه خياركم فلا يستجاب لهم وتستنصرون فلا تنصرون وتستغفرون فلا يغفر لكم

(تہذیب احیاء علوم الدین للغزالیؒ جلد ۲ صفحہ ۳۲ مطبوعہ مصر)

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہو ورنہ اللہ تعالیٰ تم پر کوئی ایسا ظالم سلطان مسلط کر دے گا جو نہ تمہارے بڑوں کی عزت کرے گا اور نہ تمہارے چھوٹوں پر رحم کرے گا تمہارے نیک لوگ اس کے لئے بددعائیں کریں گے لیکن ان کی بددعائیں قبول نہیں کی جائیں گی تم مدد چاہو گے لیکن تمہاری مدد نہیں کی جائے گی تم مغفرت طلب کرو گے لیکن تمہاری مغفرت نہیں کی جائے گی۔

اس قبیل کی اور بہت سی احادیث اور اقوال موجود ہیں جن میں مسلمانوں کو ہر دور میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی تاکید کی گئی ہے۔ اسی بناء پر اسلام کے ابتدائی دور ہی سے صلحائے امت اور علماء ربانی یہ فریضہ ادا کرتے چلے آئے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر دور میں ایسی جماعتیں بناتا رہا ہے جو برابر یہ فریضہ انجام دیں اور ہر دور میں اس کے خلاف خواہ نتائج مترتب ہوتے رہے ہیں بلکہ اب اوقات تو حیرت انگیز طور پر ان کا اثر ہوا اور یہ فریضہ انفرادی اور اجتماعی دونوں طرح ادا کیا جاتا رہا۔

جہاں تک احتساب کا تعلق ہے یہ فریضہ ابتداء سے اسلام میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے ذریعہ ادا کیا جاتا رہا۔ اسلامی قوانین میں بڑی وسعت اور ہمہ گیری ہے اور قرآن کریم میں ہر مسئلہ زندگی کے متعلق احکام دئے گئے ہیں، اوامر و نواہی بیان کئے گئے ہیں۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:

"قرآن شریف کو ایک ایسے قانون کی طرح مکمل کیا جس میں دیوانی۔ فوجداری۔ مالی سب ہدایتیں ہیں۔ سو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت ایک بادشاہ ہونے کے تمام فرقوں کے حاکم تھے اور ہر ایک مذہب کے لوگ اپنے مقدمات کا آپ سے فیصلہ کراتے تھے۔"

(چشمہ معرفت صفحہ ۳۳۳)

محکمہ احتساب کا قیام خلافت راشدہ کے بعد باقاعدہ قائم کیا گیا اول اول حکام اور خلفاء از خود یہ فریضہ سر انجام دیتے تھے اور اس ضمن میں کسی قسم کی مداہنت جنبہ داری یا سفارش وغیرہ کا عمل دخل نہ تھا جب حکومت کا دائرہ کار وسیع ہوا اور ارباب حل و عقد کے لئے یہ ممکن نہ رہا کہ دور دراز کے رہنے والوں کی کما حقہ نگرانی کی جا سکے تو مرکزی محکمہ احتساب کے ساتھ علاقائی طور پر بھی یہ محکمہ قائم کر دیا گیا۔

احتساب کے لغوی معنے اجر و ثواب طلب کرنے۔ حساب کرنے اور نہی عن المنکر کے ہیں منتہی الارب میں ہے۔

واحتسب بكذا اجرا عند الله (مزد و ثواب چشم داشت از خدائے عز وجل)

واحتسب عليه (نہی عن المنکر کرد)

(منتہی الارب جلد ۲ صفحہ ۲۹۰)

تاج العروس نے احتساب کے دو معنے کئے ہیں (۱)

(۱) الاحتساب۔ طلب اجر

(۲) احتسب فلان عليه انكر عليه قبيح عمله

(تاج العروس جلد ۱ صفحہ ۲۱۲)

دستور الاحتساب میں دو معنے لکھے ہیں یکے از حساب دوم از انکار کردن بر نامشروع

اسلامی اصطلاح میں احتساب امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو کہتے ہیں (دستور الاحتساب جلد ۱ صفحہ ۳) المعلم بطرس البستانی نے کتاب دائرۃ المعارف میں احتساب کی ذیل میں لکھا ہے۔

الاحتساب والحسبة في الشرع هما الامر بالمعروف اذا ظهر تركه والنهي عن المنكر اذا ظهر فعله

(دائرۃ المعارف جلد ۲ صفحہ ۵۹۷ مطبوعہ [illegible])

احتساب اور حسبہ شرع میں امر بالمعروف کو کہتے ہیں جبکہ لوگ اس کا ارتکاب کرنے لگیں

البستانی آگے چل کر لکھتا ہے۔

ثم الاحتساب في الشريعة عام يتناول كل مشروع يفعل لله تعالى كالاذان والاقامة واداء الشهادة الى كثرة تعداده ولهذا قيل القضاء باب من ابواب الاحتساب

(دائرۃ المعارف جلد ۲ صفحہ ۵۵۲ مطبوعہ ایران)

احتساب شریعت کی اصطلاح میں وہ عام لفظ ہے جو ان تمام امور شرعیہ پر مشتمل ہے جو اللہ تعالیٰ کے لئے کئے جاتے ہیں۔ مثلاً اذان۔ امامت۔ ادائے شہادت اور اس جیسے بہت سے امور اسی لئے بعض لوگوں کا خیال ہے کہ قضاء بھی احتساب ہی کے ذیل میں آتا ہے۔

(باقی)

درخواست ہائے دعا

(۱) خاکسار کی ہمشیرہ عزیزہ امۃ الرفیق امسال نومبر میں مسلم ایجوکیشنل ٹرسٹ سوپور کی جانب سے بی ایڈ کے امتحان میں شامل ہو رہی ہیں عزیزہ کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے

خاکسار: میر عبد الرشید یاری پورہ

(۲) خاکسار کی والدہ محترمہ کافی عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں صحت و سلامتی کے لئے نیز مکان زیر تعمیر ہے جلد تعمیر کے سامان میسر آنے کے لئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: مبارک احمد بٹ بی اے
کارکن نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان

مختلف جماعتوں میں رمضان المبارک کی چہل پہل

جماعت احمدیہ حیدرآباد

امسال ماہ رمضان المبارک سے جماعت حیدرآباد کی جماعت نے احسن رنگ میں استفادہ کرنے کی کوشش کی مقامی اخبارات میں پروگراموں کی تفصیل شائع کروائی جاتی رہی۔ ہر روز نماز تراویح احمدیہ جوبلی ہال میں ادا کی جاتی رہی اس مرتبہ نماز تراویح محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ محترم حافظ صالح محمد الدین صاحب اور خاکسار نے باری باری پڑھائی اور ہر روز بعد نماز تراویح حدیث شریف کا درس خاکسار دیتا رہا۔ بعد نماز عصر قرآن مجید کا درس خاکسار اور محترم مولوی محمد عبداللہ صاحب بی۔ الیس۔ سی دیتے رہے۔ نیز رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں محترم مولوی محمد عبداللہ صاحب بی۔ الیس۔ سی احمدیہ جوبلی ہال میں اعتکاف بیٹھے اسی طرح نماز عید ادا کرنے کے لئے امسال بھی سینٹ ہال کے ہال بردم کرایہ پر ڈیڑھ صد روپے میں لیا۔ اس ماہ احباب جماعت کو خاص طور پر حضور پُر نور کی صحت و سلامتی اور جماعت کی ترقی کے لئے دعائیں کرنے کا موقعہ ملا۔ نیز مختلف افراد جماعت نے اجتماعی افطاری کا انتظام بھی کروایا۔ مسجد احمدیہ فلکنما حیدرآباد میں محترم مولوی محمد امام صاحب غوری ہر روز نماز تراویح احباب جماعت کو پڑھاتے رہے۔ اللہ تعالیٰ احباب جماعت کو رمضان المبارک کی برکتوں سے سالہا سال فیضیاب کرتا رہے آمین

خاکسار: حمید الدین شمس مبلغ حیدرآباد

سونگھڑہ

بفضلہ تعالیٰ احباب جماعت احمدیہ سونگھڑہ کو ماہ رمضان المبارک میں خصوصی رنگ میں۔ عبادات۔ ذکر الٰہی۔ درس و تدریس اور تبلیغ حق وغیرہ جملہ روحانی پروگراموں سے کما حقہٗ استفادہ کرنے کی توفیق حاصل ہوئی فالحمدللہ علیٰ ذالک۔ روزانہ ۸½ بجے رات کو مسجد احمدیہ کوٹھی سونگھڑہ میں نماز تراویح کی نماز ہوتی رہی۔ پروگرام کے مطابق محترم مولوی سید بشیر الدین صاحب ... مکرم مولوی رشید احمد صاحب بی اے اور خاکسار نے باری باری نماز تراویح پڑھانے کی سعادت حاصل کی۔ نماز عشاء سے قبل یکم رمضان تا اختتام مکرم مولوی سید رشید احمد صاحب بی اے قرآن کریم کا درس دیتے رہے اور ہر دن صبح ۹ بجے تا ۱۰ بجے خاکسار حدیث شریف کا درس بیس دن تک دیتا رہا ان پروگراموں میں احباب و خواتین اور بچے بڑے ذوق و شوق کے ساتھ شرکت کرتے رہے بقیہ ایام میں مکرم مولوی مظہر الدین صاحب ... اور مکرم سید طاہر احمد صاحب اور عزیزم ... الرحمٰن ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے درس دیتے رہے۔ روزہ داروں کو سحری کے وقت جگانے کے لئے خدام و اطفال کا ایک گروپ بذریعہ لاؤڈ سپیکر یہ اہم ڈیوٹی سر انجام دیتا رہا۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ اس بابرکت رمضان المبارک سے پہلے ایک مخلص احمدی بہن محترمہ ... صاحبہ نے اپنے شوہر محترم سیٹھ عبدالحمید صاحب مرحوم کی بلندی درجات کے لئے لاؤڈ سپیکر کرائے پر لیا۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے آمین

امسال مکرم سید کلیم الدین صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان کو مسجد میں اعتکاف بیٹھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ مورخہ ۲ اگست بروز اتوار کو عید الفطر کی مبارک تقریب نہایت شاندار اور مسرت ماحول میں منائی گئی۔ اللہ تعالیٰ ہماری مساعی اور ان عاجزانہ دعاؤں کو شرف قبولیت سے نوازے آمین

خاکسار: سید انوار الدین احمد
قائد مجلس خدام الاحمدیہ سونگھڑہ

سکندرآباد

اس مرتبہ رمضان المبارک میں مسجد احمدیہ الٰہ دین بلڈنگس سکندرآباد میں ہر روز بعد نماز عشاء نماز تراویح ادا کی جاتی رہی محترم حافظ صالح محمد الدین صاحب محترم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ محترم ... محمد حنیف صاحب سیکرٹری صد سالہ جوبلی فنڈ اور مکرم ... سلطان الٰہ دین نے باری باری نماز تراویح پڑھائی۔ خاکسار بعد نماز تراویح سیرت المہدی کا اور بعد نماز فجر احادیث کا درس لاؤڈ سپیکر پر دیتا رہا۔ الحمدللہ

مسجد سکندرآباد کے لئے محترم احمد محمد الٰہ دین صاحب سیٹھ حیدرآبادی نے لاؤڈ سپیکر گزشتہ سال خرید کر دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ ان کو اجر عظیم عطا کرے۔ ہر روز روزہ اور افطار کا انتظام بھی کیا گیا ... حضرت مسیح الزمان مرحوم عبدالرحمٰن صاحب مقصود احمد شوقی اور ... ڈاکٹر سعیدہ شوکت۔ ڈاکٹر نعیم شمس نے افطاری کے جملہ اخراجات برداشت کئے اور عید کے روز محترم حافظ صالح محمد الدین صاحب نے نماز عید پڑھائی اور حضور پُر نور کا خطبہ عید پڑھا۔ اللہ تعالیٰ ہماری مساعی کو قبول فرمائے آمین

خاکسار: یوسف احمد الٰہ دین
سیکرٹری مال سکندرآباد

سرینگر

اس سال سرینگر میں رمضان المبارک کے ایام میں مندرجہ ذیل روحانی پروگرام جاری رہے۔

تراویح۔ درس الحدیث کا انتظام رہا نماز تراویح محترم مولوی غلام نبی صاحب مبلغ پڑھاتے رہے اور بعد نماز فجر حدیث شریف کا درس دیتے رہے۔ ... جمعوں کو اجتماعی افطاری کا انتظام تھا۔ افطاری سے قبل اجتماعی دعا ہوتی رہی۔ جمعۃ الوداع کی افطاری کی تقریب محترمہ تسنیم بیگم صاحبہ اہلیہ محترم فضل احمد صاحب انجینئر نے کرائی۔ روزانہ سحری کے وقت محترم صدر الدین صاحب خادم مسجد لاؤڈ سپیکر پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشعار نہایت خوش الحانی سے سناتے رہے

ساڑھے ۹ بجے نماز عید ادا کی گئی کثرت سے احمدی وغیر احمدی دوست شریک ہوئے محترم مولوی غلام نبی صاحب نیاز نے موقعہ کی مناسبت سے خطبہ دیا آل انڈیا ریڈیو سرینگر نے عید سعید کی اس تقریب کا اپنی خبروں میں ذکر کیا۔ اللہ تعالیٰ ہماری ان حقیر کوششوں کو قبول فرمائے آمین

خاکسار: بشیر احمد شاکر قائد مجلس خدام الاحمدیہ سرینگر

شموگہ

بفضلہ تعالیٰ امسال جماعت احمدیہ شموگہ کو ماہ رمضان المبارک میں خصوصی رنگ میں عبادت الٰہی۔ درس و تدریس کا موقعہ ملا فالحمدللہ

روزانہ ۹ بجے رات نماز تراویح ہوتی رہی نماز تراویح کے بعد نصف گھنٹہ درس القرآن خاکسار دیتا رہا۔ بعد نماز فجر سیرت المہدی کا درس اور بعد نماز ظہر تا عصر ... قرآن کریم کا درس دیا گیا ... افطاری کا انتظام احباب جماعت کی طرف سے ہوتا رہا۔ رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی طاق راتیں ۲۵-۲۷-۲۹ کو اجتماعی نماز تہجد ہوتی رہی۔ نماز تہجد کے بعد سحری کا بھی معقول انتظام تھا جو کہ مجلس خدام الاحمدیہ اور مکرم شیخ نذیر احمد صاحب نے کیا۔ اسی طرح دو بہنوں کو اس دفعہ اعتکاف کی سعادت حاصل ہوئی۔ یکم شوال یعنی ۲ اگست کو عید کی نماز ادا کی گئی اور حضرت امیر المومنین کا خطبہ عید الفطر سنایا گیا

خاکسار: فیض احمد
مبلغ سلسلہ احمدیہ شموگہ

بمبئی

جماعت احمدیہ بمبئی کے زیر اہتمام رمضان المبارک کے پروگرام حسب ذیل ہوئے۔

ہر روز تراویح کی نماز باجماعت ادا کی جاتی رہی تراویح کے بعد درس الحدیث ہوتا رہا بعد نماز فجر قرآن مجید کا درس ہوتا رہا۔ ہر اتوار کو عصر سے افطار تک درس قرآن کا خصوصی پروگرام رہا۔ انہی درس کے بعد احباب کرام کو افطاری کرائی جاتی رہی۔ مورخہ ۱۹ اور ۲۶ جولائی کو بالترتیب مکرم ... صاحب ... اور مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب کی طرف سے افطاری کا انتظام جبکہ بقیہ ایام میں جماعت احمدیہ بمبئی کی طرف سے اجتماعی افطاری کا انتظام تھا۔ مورخہ ۲۷ رمضان کو مکرم محمود احمد صاحب ... کی طرف سے ... کا اہتمام کیا گیا۔

مورخہ ۲ اگست ... عید الفطر ... ادا کیا گیا۔ ... اللہ تعالیٰ افطاری اور ... کرنے والوں ... اسی طرح ... صاحب اور ... اجر عظیم عطا فرمائے ... ان ... مقصدی ... اخراجات فرمائے آمین

خاکسار: محمد حمید کوثر مبلغ سلسلہ احمدیہ بمبئی

کیندراپاڑہ

امسال نماز تراویح علی الترتیب خاکسار محترم شیخ سعادت اللہ صاحب عزیزم مکرم سلیم احمد صاحب اور مکرم جناب شمس الحق

صاحب ایم۔ایس۔سی لیکچرار جے پی ایچ۔ڈی کو رہے یں کو نماز پڑھانے کا شرف حاصل ہوا نماز عشاء و تراویح سے قبل اسی طرح نماز فجر سے قبل خدام درس القرآن میں شریک ہوتے رہے اور قرآن مجید کا سبق لیتے رہے نیز خاکسار نے پورے ماہ میں جاری رکھا

مورخہ ۲ اگست ۱۹۸۱ء کو جماعت نے عید الفطر نہایت شاندار رنگ میں منائی جس میں جماعت کے افراد مرد و زن شریک ہوئے۔ یہ بات یہاں خاص طور پر قابلِ ذکر ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی روشنی میں کثرت سے قرآن مجید پڑھا جا رہا ہے۔ جن خدام نے کثرت سے تلاوت قرآن مجید کی ہمارے ایک نوجوان نے اپنے شوق سے تین خدام کو اول۔ دوم۔ سوم انعام دیا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر خادم کو نیکی میں ترقیات نصیب کرے اور ہماری حقیر مساعی کو اپنے فضل سے قبول فرمائے آمین

خاکسار: سید غلام ابراہیم

مدراس

مدراس میں روزانہ بعد نماز عشاء تراویح کا اہتمام ہوتا رہا۔ نماز تراویح کے بعد خاکسار قرآن مجید اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب شہادت القرآن کا درس دیتا رہا۔ اسی طرح بعد نماز فجر حدیث کا درس بھی دیتا رہا۔

رمضان المبارک کی ہر اتوار کو بعد نماز عصر تا مغرب خصوصی طور پر درس القرآن ہوتا رہا۔ جس میں شامل ہونے کے لئے تمام احباب و مستورات آتے رہے ان کے لئے باقاعدہ افطاری اور بعد نماز مغرب پُر تکلف کھانے کا بھی اہتمام ہوتا رہا۔ چنانچہ اس مہینہ مبارک کی چاروں اتواروں کو علی الترتیب مجلس خدام الاحمدیہ۔ مکرم محمد اسعد اللہ صاحب۔ مکرم محمد رفیق صاحب اور مکرم حسن ابراہیم صاحب کو تمام جماعت کے سامنے پُر تکلف کھانا پیش کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ ہر روز مکرم حسن ابراہیم صاحب افطاری کا عمدہ انتظام کرتے رہے۔

امسال جماعت احمدیہ مدراس کی تاریخ میں پہلی دفعہ مسجد میں اعتکاف کا انتظام ہوا۔ مندرجہ ذیل احباب کو اعتکاف بیٹھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ (۱) مکرم حکیم منان جبر صاحب مدراس (۲) مکرم شیخ محی الدین صاحب مدراس (۳) مکرم محمد عصمت اللہ مدراس (۴) عزیز امان اختر صاحب مدراس (۵) مکرم محمود احمد صاحب خادم متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان (۶) مکرم محمد اکبر صاحب آف برما متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ (۷) مکرم محمد عظیم الدین صاحب حیدرآباد (۸) مکرم ناصر احمد صاحب (کیرلہ) معتکفین کی سحری اور افطاری کے کھانوں کا انتظام مکرم میرزا سعد اللہ صاحب نے فرمایا۔

مورخہ ۲ اگست صبح دس بجے نماز عید کے لئے وقت مقرر کیا گیا تھا خاکسار نے سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کا ایک نہایت روح پرور اور سبق آموز خطبہ پڑھ کر سنایا اس ماہ مبارک میں ایک مخلص اور بزرگ خاتون محترمہ ام سلیمہ صاحبہ کو بیعت کر کے سلسلہ میں شامل ہونے کی توفیق ملی اللہ تعالیٰ استقامت عطا فرمائے آمین

خاکسار: محمد عمر مبلغ انچارج مدراس

شاہجہانپور

شاہجہانپور میں بعد عشاء نماز تراویح اور بعد نماز ظہر قرآن کریم کے درس کا اہتمام احمدیہ اینڈ کو میں کیا گیا۔ یہ دونوں خدمات خاکسار سرانجام دیتا رہا۔ ایک روز مکرم عبدالواحد صاحب سیکرٹری تبلیغ کی جانب سے جملہ افراد جماعت کو افطاری پر مدعو کیا گیا۔ احباب جماعت نے اس ماہ مبارک میں توسیع اشاعت بدر میں خصوصی مالی تعاون پیش کیا۔ حضرت اقدس کے ارشاد کے تحت نماز تہجد کا اہتمام خصوصی طور پر کیا گیا۔ ۲ اگست کو یہاں عید الفطر خاکسار کی جائے رہائش احمدیہ مسلم مشن میں بخیر و خوبی ادا کی گئی بعد نماز حاضرین کی سویوں سے تواضع کی گئی اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی رضا کی راہوں پر چلائے آمین

خاکسار: عبدالحق فضل مبلغ شاہجہانپور

میلاپالم

میلاپالم میں روزانہ پونے نو بجے رات دار التبلیغ میں نماز تراویح ہوتی رہی جسے مکرم کے الیں ابوبکر صاحب حافظ قرآن پڑھاتے رہے۔ نماز تراویح کے بعد پون گھنٹے تک خاکسار قرآن کریم کا درس دیتا رہا۔ نماز فجر کے بعد حدیث کا درس بھی ہوتا رہا۔

مورخہ ۲ اگست کو عید الفطر کی تقریب نہایت شاندار رنگ میں منائی گئی۔ کثیر تعداد میں غیر احمدی بھی تشریف لائے۔ اسی دن لوکل کے دو مشہور اور کثیر تعداد میں شائع ہونے والے روزناموں میں خاکسار کا مضمون "تقریب عید" شائع ہوا۔ عید الفطر کے بابرکت اور پُر مسرت دن کو مجلس خدام الاحمدیہ اور مجلس انصار اللہ نے یوم التبلیغ کے طور پر منانے کا پروگرام بنایا اور کئی قسم کے تامل اشتہارات تقسیم کئے اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی میں برکت ڈالے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلائے آمین۔

خاکسار: پی ایم محمد علی مبلغ میلاپالم

کھبڑ رواہ

ماہ رمضان میں اس سال پڑگاہ میں درس کا انتظام کیا گیا۔ بچوں کی تربیت کی طرف پوری توجہ کے ساتھ کام لیا گیا باقی نمازوں کے علاوہ تراویح کی نماز کا پوری طرح التزام کیا گیا۔ اسی دوران ہی ایک تربیتی اجلاس کا انعقاد زیر صدارت جناب عبد الغفار صاحب گنائی صدر جماعت کیا گیا۔ اس اجلاس میں تلاوت و نظم کے بعد مولوی جلال الدین صاحب۔ محمد رشید صاحب منڈاشی اور خاکسار عبد الحفیظ تائب اور مکرم محمد اقبال نے رمضان المبارک کی عظمت پر روشنی ڈالی۔ بچوں کی تربیت کے سلسلے میں مکرم رحمت اللہ صاحب منڈاشی۔ مولانا جلال الدین صاحب۔ مکرم ملک اقبال صاحب مکرم محمد شریف صاحب منڈاشی اور خاکسار نے پوری توجہ اور انہماک سے کام کیا۔ اللہ تعالیٰ ہماری ان حقیر مساعی کو قبول فرمائے آمین

خاکسار: عبد الحفیظ طاہر سیکرٹری دعوۃ و تبلیغ کھبڑ رواہ (کشمیر)

کیرنگ

کیرنگ میں رمضان المبارک میں روزانہ بعد نماز فجر حدیث کا درس ہوتا رہا روزانہ بعد نماز ظہر شہادت القرآن کا درس دیا جاتا رہا روزانہ شام کو نو بجے تک قرآن مجید کا درس ہوتا رہا۔ جس میں مرد اور عورتیں روزانہ ایک ہزار سے زائد تعداد میں شرکت کرتے رہے اور بہت ہی انہماک کے ساتھ سنتے رہے الحمد للہ۔ قرآن مجید کے درس کے بعد نماز عشاء اور نماز تراویح پڑھائی جاتی رہی اللہ تعالیٰ نے مندرجہ بالا تمام کام خاکسار کو کرنے کی توفیق عطا کی الحمد للہ۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مبارک تحریک کے مطابق نماز تہجد کا بھی انتظام کیا گیا آخری عشرہ میں مسجد احمدیہ میں اور محلہ محمود آباد میں کل آٹھ احباب و مستورات کو اعتکاف بیٹھنے کی توفیق ملی آخری عشرہ میں ایک دن تمام احباب اور مستورات کیلئے اجتماعی طور پر قرآن کریم پڑھنے کا اہتمام کیا گیا۔ ایک دن قرآن مجید ناظرہ پڑھنے کا مقابلہ کیا گیا اوّل۔ دوم۔ سوم آنے والوں کو انعامات دیے گئے عید سے قبل محترم صدر صاحب نے یہ انعامات تقسیم کئے۔

اس ماہ مبارک میں مرکز کی طرف سے مقرر کردہ تین معلمین تقریباً دو صد بچوں کو قاعدہ یسرنا القرآن پڑھاتے رہے۔ اس ماہ مبارک میں کھانا پکوا کر تین صد آدمیوں کو کھلایا گیا خدام نے اس ڈیوٹی کو احسن رنگ میں نبھایا۔

مورخہ ۲ اگست کو عید منائی گئی کئی ہزار احمدی مرد اور عورتوں نے عید کی نماز ادا کی بعدہٗ خاکسار نے وقت کی مناسبت سے ایک خطبہ پڑھا۔ سامعین نے بڑے غور اور انہماک سے خطبہ سماعت کیا۔ نیز دعا یہ تقریب سعید اختتام پذیر ہوئی۔ نماز عید سے قبل خدام نے عیدگاہ کو صاف کیا اور مائیک کا اچھا انتظام کیا اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی کو قبول فرمائے آمین۔

خاکسار: شیخ عبد الحلیم مبلغ کیرنگ (اڑیسہ)

چارکوٹ

ماہ رمضان میں مسجد احمدیہ چارکوٹ میں تراویح پڑھانے کا اہتمام کیا گیا۔ درس الحدیث اور درس القرآن کا بھی انتظام کیا گیا۔ تربیتی امور کی طرف احباب جماعت کو توجہ دلائی گئی۔ خطبات جمعہ میں حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات سے روشناس کرایا جاتا رہا ازاں بعد کثیر التعداد احباب کی معیت میں عید الفطر کا دوگانہ ادا کیا گیا

خاکسار: بشارت احمد محمود مبلغ سلسلہ

یادگیر

دوران ماہ نماز فجر کے بعد درس الحدیث اور نماز عصر کے بعد درس القرآن جاری رہا۔ نماز تراویح کے بعد خدام کی تقاریر ہوتی رہیں۔ مخیر احباب کی طرف سے مسجد احمدیہ یادگیر میں پورا مہینہ سحری کا انتظام کیا گیا اور بعض دوستوں نے شام کے کھانے کا انتظام کیا ان انتظامات میں محترم سیٹھ نثار احمد صاحب پیش پیش رہے عید الفطر سے قبل فطرانہ کی تقسیم کے علاوہ جماعت کے مخلص احباب نے چھ سات ہزار روپے کے کپڑے اور دیگر ضروری اشیاء خرید کر تقسیم کیں۔

امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے گیارہ مرد و زن اعتکاف بیٹھے انتیسویں دن محترم امیر صاحب نے اجتماعی دعا کرائی احباب نے خلیفۃ المسیح حضور اقدس کی صحت و سلامتی کے لئے دعائیں کیں۔

اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی کو قبول فرمائے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلائے آمین۔

خاکسار: عبد المومن راشد مبلغ سلسلہ یادگیر (کرناٹک)

روٹری کلب امرتسر میں احمدی نمائندہ کی تقریر

روٹری کلب امرتسر ساؤتھ بلاک کی دعوت پر انٹر نیشنل ہوٹل امرتسر میں مورخہ ۱۲ اگست کی شام کو مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان کی تقریر "اسلام اور امن" کے موضوع پر ہوئی۔ تقریر کا وقت پچیس منٹ اور سوالات کا پانچ منٹ مقرر تھا۔ لیکن ہر دو پر پون پون گھنٹہ صرف ہوا۔ جناب پریذیڈنٹ صاحب کلب نے ہم وقت جو خود اوران کے نمائندہ نے اس فاضلانہ تقریر کی تعریف کی اور اس توقع کا اظہار کیا کہ آئندہ بھی حسب طلب ایسی معلوماتی تقریر کے لئے فاضل مقرر تشریف لائیں گے نیز کہا کہ اس تقریر سے ہماری بہت سی غلط فہمیاں دور ہوئی ہیں ہم کسی وقت قادیان بھی آئیں گے اور یہ اقرار کیا کہ جماعت احمدیہ حقیقی رنگ میں اسلام پر عامل ہے سوالات تعدد ازدواج۔ خود غرضی کے حملوں۔ فی زمانہ مسلمانوں کے غیر اسلامی حالات اور ان کا غیر مسلموں سے غیر اسلامی سلوک اور حجر اسود کو بوسہ دینے وغیرہ کے بارے میں تھے۔ جن کے تسلی بخش جوابات ان کو ملے خاکسار محترم مولوی صاحب کے ہمراہ اس سفر میں تھا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے نیک نتائج پیدا فرمائے آمین۔

خاکسار: ملک صلاح الدین ایم اے انچارج وقف جدید

منقولات

احمدیہ جماعت پاکستانی سفیر کو میمورنڈم پیش کرتی ہے

نئی دہلی اگست ۱۱ از ۱۹۸۱ء خبر رساں پی۔ٹی۔آئی " جماعت احمدیہ قادیان کے ایک مرکزی وفد نے آج پاکستان کے سفیر جناب عبد الستار صاحب سے ملاقات کی اور سابق امام جماعت احمدیہ کے ترجمہ قرآن مجید جو آج سے ۱۹ سال قبل شائع ہوا تھا کی ضبطی کے تعلق میں گہری تشویش کا اظہار کیا جماعت احمدیہ کے اس وفد نے جو تین ممبروں پر مشتمل تھا نے بتایا کہ حکومت پنجاب پاکستان لاہور نے اپنے نوٹیفکیشن میں قرآن مجید کے ترجمہ کی ضبطی کے فیصلہ کے اعلان میں جو وجوہات تحریر کی ہیں وہ غیر معین اور بے بنیاد ہیں کیونکہ جماعت کی طرف سے شائع کردہ ترجمہ قرآن مجید میں کوئی امر اسلام کے بنیادی اصول کے منافی نہیں ہے۔

وفد کی طرف سے پیش کردہ میمورنڈم میں یہ تحریر کیا گیا ہے کہ حکومت پنجاب کے فیصلہ سے دنیا کے تمام احمدیوں کے مذہبی جذبات مجروح ہوئے ہیں انہوں نے اپنے میمورنڈم میں پاکستان کے سفیر سے یہ درخواست کی ہے کہ وہ ان کے جذبات کو حکومت پاکستان اور صدر پاکستان ضیاء الحق اور گورنر مغربی پاکستان تک پہنچا کر اس غیر منصفانہ فیصلہ کو منسوخ کرنے کے لئے توجہ دلائیں وہ یہ امید رکھتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کے ساتھ اس تعلق میں جو بے بنیادی اور بے انصافی کی گئی ہے اس کا جلد ازالہ کرتے ہوئے حکومت پاکستان ترجمہ قرآن مجید کی ضبطی کے فیصلہ کو منسوخ قرار دے گی۔

(روزنامہ ٹائمز آف انڈیا مورخہ ۱۲/۸/۸۱)

اظہار تشکر و درخواست دعا

مکرم مظفر احمد صاحب اقبال کارکن تعلیم الاسلام ہائی سکول ابن مکرم حافظ سعادت علی صاحب شاہجہانپوری قادیان جو عرصہ دو سال سے تیرھویں کلاس میں ناکام ہو رہے تھے اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے بی اے میں بھی کامیاب ہو گئے ہیں اس سلسلہ میں انہوں نے بزرگان و احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست بھی کی تھی اور ان کے والد صاحب نے مبشر خواب بھی دیکھی تھی۔ مکرم حافظ صاحب اس خوشی کے موقع پر مبلغ ۶۰/- روپے مختلف مدات میں جمع کراتے ہوئے عزیز کو خادم دین کی توفیق ملنے کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں (اسسٹنٹ ایڈیٹر بدر)

اُذکروا موتاکم بالخیر

بزرگ والدین کی یاد میں

رمضان المبارک کے ایام میں میرے پیارے والد محترم سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب مرحوم چند روز بیمار رہ کر ۲۱ رمضان کو اپنے پیارے مالک سے جا ملے اللہ تعالیٰ کی ہزار ہزار رحمتیں اور برکتیں ان پر ہوں اور اپنے مالک حقیقی کی رضا مندی کی جنتوں میں خوش ہوں آمین۔

محترم بزرگ والد صاحب کی وفات کے بعد بھی میں حیدرآباد اکثر جایا کرتی تھی۔ تاکہ میں اپنی شفیق والدہ صاحبہ کی پاک صحبت سے مستفید ہوتی رہوں۔ اب وہ بھی اس دنیا میں نہیں ہیں خدا کی بے شمار فضل و کرم کی بارش ان پر ہو آمین۔

میرے والدین پیدائشی احمدی نہیں تھے بلکہ میری پیدائش یعنی ۱۹۱۵ء میں محترم والد صاحب احمدیت کی نعمت سے مشرف ہوئے اور اس کے ۶ ماہ بعد محترمہ والدہ صاحبہ نے بیعت کی کیونکہ دونوں طبیعت کے بہت نیک مگر غلط عقیدے کے پیرو تھے باوجود مسلمان کہلانے کے حقیقی اسلام سے دور تھے آخر اللہ تعالیٰ نے ان کو ضائع نہ کیا بلکہ احمدیت کا نور اور سچائی ان پر ظاہر کی اور وہ خدا کے فضل سے دونوں حقیقی مسلمان احمدی بن کر دوسروں کو تبلیغ اور دین کی خدمت میں دن رات مصروف ہو گئے۔ غرض اسلام و احمدیت کی صداقت میں کئی کتب کئی زبانوں میں لکھیں خط و کتابت سے بھی تبلیغ کا سلسلہ دنیا کے کونے کونے میں جاری رہا الحمد للہ۔

گھر میں نماز با جماعت کا اور درس القرآن کا انتظام تھا۔ مہمانوں کی مہمان نوازی بڑی شوق اور خوشی سے فرماتے جیسی میری محترمہ والدہ صاحبہ بھی شریک رہتیں۔ رمضان میں روزے اعتکاف نیز شوال کے علاوہ بھی کثرت سے روزے رکھتے تھے کئی بار غرباء نے آپ کو روزے میں کھانا کھلایا ہے الحمد للہ

اللہ تعالیٰ نے ایک مومن کے فرائض میں سے یہ بھی رکھا ہے کہ وہ اپنے اہل و عیال کی دینی تربیت بھی کرے قبلہ والد صاحب شروع سے ہی اپنے تمام بچوں کو بروقت اور با جماعت ادائیگی نماز کی تلقین کرتے تھے اور بالغ العمر لڑکیوں کو اسلامی پردہ کی سختی سے ادائیگی پر بھی زور دیتے رہتے تھے یہ آپ کی مسلسل کوششوں اور ہمارے حق میں دعاؤں کا ہی نتیجہ ہے کہ ان کی ساری اولاد اور اولاد کی اولاد ارکان دین پر استقامت سے قائم ہے اور ماحول کے بد اثرات سے محفوظ ہے

قبلہ والد صاحب نماز بڑی خشوع و خضوع سے ادا کرتے۔ تہجد اور تسبیح کی نماز بہت لمبی اور روزانہ پڑھتے تھے کئی بار طبیعت ناساز بخار تیز رہتا تھا پھر بھی ان کو احساس نہ رہتا تھا بے حد دعائیں کرنے والے تھے میری پیاری والدہ صاحبہ بھی نیکیوں کا مجسمہ اور صبر والی تھیں دین اسلام کا شوق اور خدمت محترم والد صاحب سے کم نہ تھا۔ گھر پہ اور باہر جہاں کہیں موقع ملتا لجنہ اماء اللہ کا اجلاس یا سیرۃ النبیؐ کا جلسہ کرواتیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے والدین کی مغفرت فرمائے اور ان کی تمام نیکیاں اور دعائیں اپنی اولاد کے حق میں قبول فرمائے آپ کے درجات بلند کرے اور اپنی رضا کی جنتوں میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام نصیب کرے۔ ہم سب کو جو ان کی اولاد ہیں ان کے نقش قدم پر چلنے والی بنائے اور خاتمہ بالخیر فرمائے آمین

اسی مبارک ماہ کی دس تاریخ کو ہمارا پیارا لخت جگر محمد صالح ابن سیٹھ فاضل الہ دین ہم کو اچانک چھوڑ کر خدا کے حضور چلا گیا میں نہایت عاجزانہ دعا کی درخواست اپنے بھائی بہنوں کی خدمت میں کرتی ہوں کہ مولا کریم میرے مقدس بزرگ والدین اور پیارے بیٹے محمد صالح کے درجات بلند فرمائے اور اللہ کی خوشنودی نصیب کرے آمین۔ خاکسار: بیگم زینب حسن بنت سیٹھ عبد اللہ الہ دین لاہور

درخواست دعا:

مکرم عبد العزیز صاحب اصغر ابن مکرم عبد العظیم صاحب درویش گذشتہ چند دنوں سے بیمار چلے آرہے ہیں احباب جماعت موصوف کی کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(ایڈیٹر بدر)

مرکزی وفد کی سفیر پاکستان سے ملاقات ـ بقیہ صفحہ اوّل

مخالفت والا کسی مساجد تعمیر کروا رہی ہے۔ حکومت پنجاب پاکستان نے ہمارے ترجمہ قرآن کی ضبطی کا فیصلہ کر کے اسلام کی کوئی خدمت سرانجام نہیں دی۔ بلکہ تمام دنیا کے احمدیوں کے جذبات کو مجروح کیا ہے۔

محترم سفیر صاحب نے وفد کی باتوں کو بڑی توجہ سے سُنا اور اس بات کا یقین دلایا کہ وہ ہمارے میمورنڈم کو حکومت پاکستان کے پاس کارروائی کے لئے جلد بھجوا رہے ہیں۔

ہمارے مرکزی وفد کی سفیر صاحب موصوف سے ملاقات کی خبریں مُلک کے کئی مؤقر اور کثیر التعداد شائع ہونے والے انگریزی اور اُردو اخبارات میں اگلے روز شائع ہوئیں۔ جن میں سے مندرجہ ذیل اخبارات کے نام خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں :-

اخبار روزنامہ سٹیٹسمین دہلی۔ اخبار روزنامہ انڈین ایکسپریس دہلی۔ اخبار ٹائمز آف انڈیا دہلی اور روزانہ اُردو اخبار پرتاپ جالندھر

اخبار ٹائمز آف انڈیا مورخہ ۱۲/۸/۸۱ کے شائع شدہ نوٹ کا ترجمہ الگ طور پر اسی پرچہ کے صفحہ پر ملاحظہ ہو۔

خدا کرے کہ حکومتِ پنجاب (پاکستان) اپنے غلط اور نامناسب فیصلہ پر جلد نظرِ ثانی کر کے اُسے منسوخ کر کے انصاف کے تقاضا کو پورا کر سکے۔

مہمان خانہ کی توسیع

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بابرکت ارشاد وَسِّعْ مَکَانَکَ کی تعمیل میں قادیان کے مہمان خانہ کی توسیع مدنظر تھی۔ چنانچہ اس سلسلہ میں بروز جمعۃ المبارک مورخہ ۱۴/۸/۸۱ کو محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے موجودہ مہمان خانہ سنگل کوارٹرز کے اوپر مزید بارہ کمرے بنانے کے لئے صبح پونے نو بجے کے قریب سنگِ بنیاد رکھا۔ اس موقعہ پر محترم امیر صاحب مقامی کے ارشاد کی تعمیل میں محترم شیخ عبدالحمید صاحب عاجز ناظر جائیداد۔ محترم چوہدری محمود احمد صاحب عارف ناظر بیت المال آمد۔ محترم چوہدری عبدالقدیر صاحب ناظر بیت المال خرچ و افسر لنگر خانہ محترم چوہدری بدرالدین صاحب عامل جنرل سیکرٹری لوکل۔ اور مکرم قریشی فضل حق صاحب درویش کے علاوہ قادیان میں آئے ہوئے بعض مہمانوں میں سے مکرم عبدالرحیم صاحب راٹھور ربوہ۔ مکرم ظفر اللہ سودن صاحب ماریشس۔ مکرم مظفر احمد صاحب سودن امریکہ۔ اور مکرم عبدالرشید صاحب افریقہ نے بھی ایک ایک اینٹ نصب فرمائی۔ اس کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے اجتماعی دعا کرائی۔ اس موقعہ پر شیرینی بھی تقسیم کی گئی۔ تعمیر کا کام شروع ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے جلد مکمل ہونے کے اسباب مہیا فرمائے تاکہ مہمانوں کو سہولت ہو سکے۔ آمین ؛ (ایڈیٹر بدر)

سری نگر میں آل کشمیر احمدیہ مُسلم کانفرنس

جیسا کہ قبل ازیں اعلان کیا جا چکا ہے کہ امسال آل کشمیر احمدیہ مُسلم کانفرنس انشاء اللہ تعالیٰ مورخہ ۵، ۶ ستمبر ۱۹۸۱ء کو سری نگر میں منعقد ہو گی۔ کانفرنس کے لئے مکرم عبدالسلام ٹاک صدر جماعت احمدیہ سری نگر کو صدر مجلس استقبالیہ مقرر کیا گیا ہے۔ احباب کرام اس سلسلہ میں صدر صاحب مجلس استقبالیہ سے خط و کتابت کریں۔ اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں کانفرنس میں شمولیت اختیار کریں۔

★ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کے بھی کانفرنس میں تشریف لانے کی توقع ہے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

پتہ صدر مجلس استقبالیہ :-
JANAB ABDUS SALAM Sb. TAK,
"DARUSSALAM" SONAWAR EXTENSION
P.O. BATWARA, SRINAGAR - 190004.
(KASHMIR)

درخواستِ دعا

میرے شوہر مکرم محمد نسیم صاحب حال مرزا پور یو۔پی کے بہتر جگہ تبادلہ کے لئے، میری بیٹی بی۔اے فائینل کا امتحان دے رہی ہے نمایاں کامیابی کے لئے۔ دوسرے بچے بچیوں کی اعلیٰ تعلیم کے لئے۔ نیز میں اکثر بیمار رہتی ہوں کامل شفایابی کے لئے احباب جماعت سے دُعاؤں کی خواستگار ہوں ؛

خاکسار: امۃ الحفیظ اہلیہ محمد نسیم انجینئر علی گڑھ

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدّر ہے"
ارشاد حضرت ناصر الدین ایدہ اللہ الودود
ریڈیو - ٹی وی - بجلی کے پنکھوں اور سلائی مشینوں کی سیل اور سروس
ڈرائی اینڈ فریش فروٹ کمیشن ایجنٹ
غلام محمد اینڈ سنز - پاری پورہ کشمیر ۱۹۲۲۳۲

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR
MANUFACTURERS & ORDER SUPPLIERS:-
PHONES - 52325 / 52686 P.P.
ویرائٹی
پائیدار بہترین ڈیزائن پر لیدر سول اور ربڑ شیٹ کے سینڈل زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز
مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز :-
چپل پروڈکٹس
۴۲/۲۹ مکھنیا بازار - کانپور (یو۔پی)

رحیم کاٹیج انڈسٹری
ریگزین - فوم - چمڑے - جنس اور ویلویٹ سے تیار کردہ
بہترین - پائیدار اور معیاری
سُوٹ کیس - بریف کیس - سکول بیگ
ایئر بیگ - ہینڈ بیگ - (زنانہ و مردانہ)
ہینڈ پرس - منی پرس - پاسپورٹ کور
اور بیلٹ کے
مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز :-
RAHIM COTTAGE INDUSTRIES.
17-A, RASOOL BUILDING
MOHAMEDAN CROSS LANE
MADANPURA
BOMBAY - 400008,

ہر قسم اور ہر ماڈل کی
موٹر کار - موٹر سائیکل - سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے
AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD.
C.I.T. COLONY.
MADRAS - 600004.
Phone No. 76360.
آٹو ونگس

خدمتِ دین کو اک فضلِ الٰہی جانو

(از المصلح الموعودؓ)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام :-

"چاہیئے کہ خدا تعالےٰ پر توکل کر کے پورے اخلاص اور جوش اور ہمت سے کام لیں کہ یہی وقت خدمت گزاری کا ہے۔ پھر بعد اس کے وہ وقت آتا ہے کہ ایک سونے کا پہاڑ بھی اس راہ میں خرچ کریں تو اس وقت کے ایک پیسہ کے برابر نہیں ہوگا ...... مت خیال کرو کہ مال تمہاری کوشش سے آتا ہے۔ بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے۔ اور یہ مت خیال کرو کہ کوئی حصہ مال کا دے کر یا کسی اور رنگ سے کوئی خدمت بجالا کر خدا تعالیٰ اور اس کے فرستادہ پر کچھ احسان کرتے ہو بلکہ یہ اس کا احسان ہے کہ تمہیں اس خدمت کے لئے بلاتا ہے۔ اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر تم سب کے سب مجھے چھوڑ دو۔ اور خدمت اور امداد سے پہلو تہی کرو تو وہ ایک اور قوم پیدا کر دے گا کہ اس کی خدمت بجالائے۔ تم یقیناً سمجھو کہ یہ کام آسمان سے ہے۔ اور تمہاری خدمت صرف تمہاری بھلائی کے لئے ہے۔ پس ایسا نہ ہو کہ تم اس میں تکبر کرو۔ اور یا یہ خیال کرو کہ ہم خدمت مالی یا کسی قسم کی خدمت کرتے ہیں۔ میں بار بار کہتا ہوں کہ خدا تمہاری خدمتوں کا ذرا محتاج نہیں بلکہ تم پر یہ اس کا فضل ہے کہ تم کو خدمت کا موقع دیتا ہے۔"

(تبلیغِ رسالت جلد دہم صفحہ ۵۴، ۵۵)

پس مبارک ہیں وہ مخلصین جماعت جو موجودہ مشکل حالات میں بھی قربانی کے اعلیٰ معیار پر قائم ہیں۔ اور اپنے ذمہ لازمی چندہ جات کی باشرح ادائیگی کے علاوہ طوعی تحریکات میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لے کر اس مشکل دور میں سلسلہ کی خدمت بجالا رہے ہیں۔ اللہ تعالےٰ اُن کے نفوس اور اموال میں خیر و برکت عطا کرے۔ اور اپنے بے شمار فضلوں اور انعامات سے نوازے آمین۔ اور ہمارے وہ بھائی جو بزرگان کی طرف سے مقرر کردہ معیار کے مطابق خدمت بجالانے میں کمزور ہیں اللہ تعالیٰ اُن کی اس کمزوری کو اپنے فضل و کرم سے دُور فرمائے۔ اور اُن کو معیار کے مطابق مالی قربانی کرنے کی توفیق دے۔ اور اُن کو یہ شعور بخشے کہ مالی قربانیوں کی توفیق ملنا بھی خدا تعالیٰ کا فضل و احسان ہے۔ اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک ارشاد سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ سے محبت کر کے اس کی راہ میں مال خرچ کرنے والے کے اموال میں برکت دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو مالی قربانی کے اعلیٰ معیار پر قائم کر کے اپنی برکات سے نوازے۔ آمین

ناظر بیت المال آمد۔ قادیان

مجلس خدام الاحمدیہ صوبہ کشمیر کا تیسرا سالانہ اجتماع

بتاریخ ۲۹ و ۳۰ اگست بمقام رشی نگر

مجالس خدام الاحمدیہ صوبہ کشمیر کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ان کا تیسرا سالانہ اجتماع مورخہ ۲۹ و ۳۰ اگست ۱۹۸۱ء کو رشی نگر میں منعقد ہوگا جس میں محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ بنفسِ نفیس شرکت فرمائیں گے انشاء اللہ۔ لہٰذا تمام مجالس زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت کرنے کی سعی کریں۔ بیرونِ ریاست سے بھی خدام الاحمدیہ کے ممبران کو دعوتِ شرکت ہے۔ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو کامیاب کرے۔ آمین۔

خاکسار:- غلام نبی نیاز خادم سلسلہ عالیہ احمدیہ سری نگر

قادیان میں یوم آزادی کی تقریب

جھنڈا لہرانے کی رسم جناب سردار ستنام سنگھ صاحب باجوہ نے ادا کی!

قادیان ۱۵ راگست ۱۹۸۱ء۔ آج میونسپل کمیٹی قادیان کے وسیع احاطہ میں یوم آزادی کی ۳۴ ویں سالگرہ کی تقریب پوری شان سے منائی گئی۔ چنانچہ صبح نو بجے اس تقریب کے آغاز پر جناب ممبر دار ستنام سنگھ صاحب باجوہ پردھان ضلع کانگریس نے جھنڈا لہرانے کی رسم ادا کی۔ اور پولیس گارڈ نے سلامی دی۔ اس کے بعد سکول کے بچے و بچیوں نے قومی ترانہ سنایا۔ جماعت احمدیہ کے افراد نے ہر سال کی طرح اس سال بھی باوجود شدید گرمی کے اس تقریب میں قومی جذبہ کے تحت پورے ذوق و شوق سے حصہ لیا۔ اس موقعہ پر شہر کے مختلف معزز احباب نے آزادی کے موضوع پر حاضرین جلسہ سے خطاب کیا۔ جماعت احمدیہ کے نمائندہ محترم حکیم چوہدری بدرالدین صاحب عامل میونسپل کمشنر نے بھی ایک مختصر تقریر میں قومی یکجہتی پر زور دیا۔ دوران پروگرام قادیان اور باہر سے آئے ہوئے آرٹسٹوں نے دیش پیار کے نغمے گائے۔ آخر میں جناب سردار ستنام سنگھ صاحب باجوہ نے اپنی تقریر میں کہا کہ ہمیں اس بات پر فخر اور خوشی ہے کہ قادیان میں اس قومی تہوار و تقریب کو ہندو، مسلمان، سکھ اور عیسائی سب مل کر ایک جگہ جمع ہو کر مناتے ہیں۔ باجوہ صاحب نے کہا کہ ہم سب کو مل کر ملک کی خدمت کے لئے جُٹ جانا چاہیئے۔ باجوہ صاحب کی تقریر کے بعد شری رام پرکاش پربھاکر پردھان میونسپل کمیٹی قادیان نے باجوہ صاحب اور حاضرین جلسہ کا شکریہ ادا کیا۔ اور اس طرح یہ تقریب ۱۱ بجے دن کے قریب اختتام پذیر ہوئی۔

(نامہ نگار خصوصی)

ہفتہ قرآن مجید

مورخہ ۵ ستمبر تا ۱۱ ستمبر ۱۹۸۱ء

قبل ازیں اعلان کیا گیا تھا کہ ہفتہ قرآن مجید ۴ تا ۱۰ جولائی منایا جائے۔ لیکن جولائی میں رمضان المبارک کی وجہ سے اس سال "ہفتہ قرآن مجید" منانے کا پروگرام ۵ تا ۱۱ ستمبر ۱۹۸۱ء کی تاریخوں میں تجویز کیا گیا ہے۔ تمام جماعتیں ان تاریخوں میں ہفتہ قرآن منانے کا اہتمام کریں۔ اور مختلف عنوانات کے تحت تقاریر کریں۔ مثلاً قرآن مجید کی عظمت و شان۔ قرآن مجید کے فضائل۔ قرآن مجید اللہ کا کلام ہے۔ قرآن مجید کامل اور جامع شریعت اور مکمل ضابطہ حیات ہے۔ تحفیظ و تعلیم القرآن۔ قرآن مجید کی تعلیمات۔ اُخروی زندگی از رُوئے قرآن کریم۔ تعلیم القرآن اور ہماری ذمہ داریاں۔ قرآن مجید کی روحانی تاثیرات۔ تفہیم قرآن کے اصول۔ قرآن کریم سرچشمۂ علوم ہے۔ قرآن مجید کا بیان فرمودہ معیارِ نجات۔ قرآن مجید کا پیش کردہ امن [illegible] پاکیزہ معاشرہ۔ قرآن کریم کی پرحکمت تعلیمات کا خلاصہ وغیرہ موضوعات پر روشنی ڈالیں۔ جماعت احمدیہ خدمتِ قرآن کا فریضہ انجام دے رہی ہے۔ اس لئے تمام عہدیداران و مبلغین و معلمین و احباب جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان سے درخواست ہے کہ ہفتہ قرآن پوری شان و اہتمام سے منائیں۔ اور ہر فرد جماعت کو قرآن مجید کی پاک تعلیمات کو دستور العمل بنانے اور زندگی اللہ تعالےٰ کے منشاء و قرآن مجید کے فرمودات کے مطابق بسر کرنے کی تلقین کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں شاندار طریق پر ہفتہ قرآن منانے کی توفیق بخشے۔ آمین

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار بدر خود خرید کر پڑھے (مینجر بدر)

ضروری اعلان

بسلسلہ انتخابات جماعت ہائے احمدیہ بھارت

جماعت ہائے احمدیہ بھارت کے سہ سالہ انتخابات بابت مئی ۱۹۸۰ء تا اپریل ۱۹۸۳ء کے سلسلہ میں تحریکات اور اعلانات ہوتے رہے ہیں۔ لیکن بعض جماعتوں کی طرف سے قریباً ڈیڑھ سال گزرنے پر بھی انتخابات موصول نہیں ہوئے۔ اس لئے اب مرکزی انسپکٹران بیت المال آمد۔ انسپکٹران تحریک جدید و وقفِ جدید کو ہدایت کر دی گئی ہے کہ وہ جملہ ایسی جماعتوں میں اپنی نگرانی میں قواعد کے مطابق انتخاب کروا کر بغرض منظوری دفتر ہذا میں بھجوائیں۔ اس لئے جملہ ایسی جماعتوں سے درخواست کی جاتی ہے متعلقہ مرکزی کارکنان سے پورا پورا تعاون فرمائیں۔ اور اُن کے پہنچنے کی تاریخ پر خاص طور پر اس کے لئے افرادِ جماعت کو اطلاع کر دیں۔ تاکہ بوقتِ انتخاب وہ حاضر ہو کر کارروائی کی تکمیل میں مدد کریں۔

ناظر اعلیٰ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان مورخہ ۲۰ اگست ۱۹۸۱ء رجسٹرڈ نمبر پی / جی ڈی پی ۳۰